



# بلوچستان صوبائی اسمبلی



مُبَاہِثَات  
دوشنبہ - ۱۶ جُون ۱۹۷۵ء

صفحہ	مُہندس رجات	نمبر شمار
۱	تلادت کلام پاک و فرمجہ نشان زدہ سوالات اور آن کے جوابات	۱
۲	ذاتی تصریح میخانہ وزیر مالیات سوالات کے جواب شرپیچتے کے مقابلہ وزیر قانون دیواریہ افی اور کی وصاحت۔	۲
۳	تحریک القواع (دیش کرنے کی اجازت نہیں ملی)	۳
۴	ضمیم بحث برائے سال ۱۹۷۴-۷۵ء پر عام بحث۔	۴
۵		۵

## فہستہ رکان حبھوں نے اچکس میں شرکت کی

میر چاکر خان ڈمگی -	- ۱
سردار غوث بخش خان رسیمانی -	- ۲
چام میر غلام قادر خان -	- ۳
مسٹر محمود خان اچکزی -	- ۴
سردار محمد الوزیر جان کھبیران -	- ۵
مولوی میاں محمد حسن شاہ -	- ۶
میر قادر بخش یلوچ -	- ۷
میر صابر علی یلوچ -	- ۸
میاں سعیف اللہ خان پراچہ -	- ۹
حاجی میر شاہ نواز خان شاہ بیانی -	- ۱۰
میر شیر علی خان نوشیر دانی -	- ۱۱
نوابزادہ تیمور شاہ چوگینزی -	- ۱۲
میر لویس ف علی خان مسگی -	- ۱۳

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس  
 بروز دو شنبہ مورخہ ۱۶ جون ۱۹۶۵ء  
 ذی صد ایت سپکر شریف مخدوم خان بار و زمی صبح  
دس بجے شروع ہوا

## تلاوت کلام پاک و ترجمہ فاری محمد سعید خان کا کڑہ

اَعُوذُ بِاللَّهِ مِن الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ ۝  
 لَا يَكْفُفُ اللَّهُ لَفْسًا إِلَّا أَسْعَاهَا ۔ أَهَا مَا كَسْبَتْ وَعَذَّبَهَا مَا أَكْسَبَهَا ۝  
 وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا أَصْرًا ۝ كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مَنْ قَبَدَنَا ۔ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا  
 مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَعَفْتَ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَنْنَا أَنْتَ هُوَ لَيْنَا فَاسْقُرْنَا  
 عَلَى النَّقْوَهِ الْكَفَرِيْنِ ۝

(آیت نمبر ۳ سورہ البقرہ پارہ نمبر ۲)

ترجمہ :-

اللہ کسی متنفس پر اس کی مقدرت سے ٹرکر کر ذمہ داری کا بوجھ نہیں ڈالتا  
 ہر شخص نے جو نیکی کیا ہے ۔ اس کا پھیں اسی کے لئے ہے ۔ اور جو بدی سمجھی ہے  
 اس کا دبال اسی پر ہے ۔ (امیان لاست والو ای تم یوں دعا کیا کرو) لئے ہمارے رب  
 ہم سے بھول چک میں جو قصور ہو جائیں ان پر گرفت نہ کر ۔ مالک ہم پر دہ بوجھ نہ ڈال جو

تو نہ ہم سے پہنچوں پر ٹوکتے۔ پر دردگار جس بوجھ کو اٹھانے کی طاقت ہم میں نہیں ہے۔ وہ ہم پر نہ رکھو۔ ہمارے ساتھ نرمی کر۔ ہم سے درگذرنے والے ہم پر حجم کر۔ تو ہمارا مولیٰ ہے۔ کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد کر۔

وَهَا عَيْتَا إِلَى الْكَلَاغُ

## وقفہ سوالات

مسٹر امپیکر :-

اب سوالات ہوں گے۔ پہلے مسٹر محمود خان اچیکزی اپنے سوالات دریافت کریں گے۔

بیخ مسٹر محمود خان اچیکزی :- کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) جب سے بوجپوتان میں ان کی حکومت ہنا ہے۔ کس کس بڑے آفیسر یا وزیر صاحب نے کب اور کس وقت گورنمنٹ ہائی اسکول لورالائی یا گورنمنٹ کالج لورالائی کا معائضہ کیا؟

(ب) کیا انہوں نے خود کبھی ضلع لورالائی کا دورہ کیا ہے؟

(ج) اگر ب) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ انہوں نے نہ تو کالج کا معائضہ کیا اور نہ اسکول کا؟

(د) اگر (الف) کا جواب نہیں میں ہے۔ تو کیا وزیر اعلیٰ صاحب نے کبھی کسی وزیر یا بڑے آفیسر کو ایسا کرنے کے لئے کہا تھا۔ اگر نہیں تو کیا اب کسی وزیر صاحب کو ایسا کرنے کے

لئے کہیں گے؟

## وزیر اعلیٰ درجات میر غلام قادر خان ):-

الف) ڈپٹی کمشنر لورالالائی۔ ۱۸ - ۷ - ۶۱

ڈپٹی کمشنر لورالالائی۔ ۱۵ - ۶ - ۷۳

انسپکٹر مدارس کوئٹہ۔ ۲۳ - ۱۱ - ۷۳

"ب" "ج" اور "د" وزیر اعلیٰ سے متعلق ہے۔

اگر مسند ممبر بھیے اجازت دیں تو سوال کے جزو (د) کا جواب یہ دعاظت سے دیروں - کیونکہ اس کا جواب محلہ تعلیم نے اسمبلی سکریٹریٹ کو بغیر بھی دکھائے بچھ دیا یہ ان کی غلطی تھی۔ وزیر کی منظوری سے پہلے جواب نہ سمجھنا چاہیئے تھا۔

## سرٹ محمد خان اچکزئی :-

جس طرح لکھا ہوا ہے۔ آپ اسی طرح پڑھئے۔

وزیر اعلیٰ :- جیا کہ چھپا ہوا جواب ہے۔ اور اس میں کہا گیا ہے کہ اس کا تسلین وزیر اعلیٰ سے ہے۔ پس لازمی ہے کہ یہ بھی سے متعلق ہے۔

سرٹ محمد خان اچکزئی :- (ضمنی سوال) آپ کا جواب ہے کہ یہ صحیح ہے۔ اور یہ محلہ تعلیم کی ذمہ داری ہے۔

### وزیر اعلیٰ :-

جہاں تک معاشرہ کا تعلق ہے۔ تو یہ حکمہ تعلیم کی ذمہ داری ہے۔ اور ہر افسر کے فرض میں مخصوصیت ہے۔ کہ دوہ کالج اور اسکول کا معاشرہ کریں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

### مسٹر محمود خان اچکزئی :-

جام صاحب! آپ نے تقریباً شروع کردی۔ ہم سوال ہے کہ ”کیا انہوں نے خود کبھی ضلع لورالائی کا دورہ کیا ہے؟“

### وزیر اعلیٰ :-

میں نے دورہ کیا ہے۔ جسند ”ب“ اور ”ج“ کے چوایب میں کہا گیا ہے۔ کہ میں لورالائی گیا ہوں۔ اور کالج کا معاشرہ کیا ہے۔ یہ ایسا ہے کہ ۔ ۔ ۔ ۔

### مسٹر محمود خان اچکزئی :-

سوال بڑا واضح ہے کہ ”کیا وزیر اعلیٰ

### وزیر اعلیٰ :-

بھی ہاں میں نے دورہ کیا ہے۔

### مسٹر محمود خان اچکزئی :-

اگر آپ نے دورہ کیا ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ آپ نے اسکول اور کالج کا معاشرہ نہیں کیا؟

### وزیر اعلیٰ :-

اس وقت لورالائی کا بھی یا اسکول میں ایسا کوئی مسئلہ نہیں تھا اب تہ طلباء نے میرے ساتھ ملاقات کی تھی۔ دہان یہ مسئلہ نہیں تھا۔ انہوں نے میرے ساتھ گفتگو کی تھی۔ اور جہاں تک معائض کا مسئلہ ہے۔ - - - - -

### سرٹ محمد خان اچکزئی :-

یعنی دہان معائض کی ضرورت نہیں تھی۔؟

### وزیر اعلیٰ :-

ضرورت تو تھی مگر اس وقت اس کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔

### سرٹ محمد خان اچکزئی :-

میرے سوال کے حوالہ (د) کا جواب واضح نہیں پہے۔

### وزیر اعلیٰ :-

یہ یہ کہہ سکتا ہوں کہ جہاں تک وزیر تعلیم کا تعلق ہے۔ تو وزیر تعلیم نے کامیابی کی السیکش نہیں کی۔ اور ذہ دہان نہیں گئے۔ کیونکہ یہ ان کی ذمہ داری نہیں ہے۔ یہ تو ممکنہ کے انسان کے فرائض منصبی میں داخل ہے۔ کہ ذہ معائض کرنے رہیں۔

## مسٹر محمد خان اچکزئی :- دری تعلیم صاحب نہیں گئے ہیں۔

وزیر اعلیٰ :- دری تعلیم کی بات تو میں نے بھی ہے کہ - - - - -

مسٹر اسپیکر رائے کیا آپ ان کو حجرمانہ کریں گے؟ وہ کہہ رہے ہیں کہ  
کام کے لڑکے اُن سے ملے تھے۔ اور آپ ان سے کہہ رہے ہیں کہ آپ نے دورہ  
کیوں نہیں کیا؟ دری حجرمانہ کروں گا۔ انہوں نے جواب دے دیا ہے آپ خواہ نجات  
سوال کو لمبا نہ کریں۔ اور اپنا اگلا سوال پوچھیں۔

بنگو ۲۵ مئے مسٹر محمد خان اچکزئی :- کیا دری تعلیم از راہ کرم بیان  
فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ ہائی اسکول نوراللائی میں طلباء کی تعداد کیا ہے؟ پرائمری بحثیت اور پرائمری کے  
بغیر؟

(ب) ان لڑکوں کے پڑھنے کے لئے اسکول ہیں کتنے کمرے ہیں؟ اور پڑھانے والے  
دانے استادوں کی تعداد کیا ہے؟

(ج) ان استادوں کے رہنے کے لئے کتنے رہائشی مکانات ہیں؟ کیا یہ مکانات  
ان استادوں کی رہائش کے لئے کافی ہیں؟ اگر نہیں تو حکومت استادوں کی  
اس تسلیف کو دور کرنے کے لئے کیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اور کب؟

## وزیر اعلیٰ :-

(الف) کل تعداد ۵۰ سکندری ۵۰۰ پرالمری ۱۷۵  
 (ب) سکندری دس کمرے پرالمری پانچ کمرے کل پندرہ کمرے  
 اساتذہ پرالمری ۱۸ سکندری ۲۵ کل تعداد = ۳۵ -

(ج) رہائشی مکانات - ۶ عدد کافی نہیں ہیں۔  
 تمام صوبے میں اساتذہ کے لئے رہائشی مکانات کی تعمیر کے لئے حکومت  
 کو ایک اسکیم دیا گئی ہے۔ اسکیم کے منظور ہونے اور فنڈز ملنے پر اس پر  
 عمل درآمد ہو گا۔

## سرٹجمودخان اچکزی :-

کیا وزیر صاحب کے خیال میں سات سو  
 پھاس طلباء کے لئے پندرہ کمرے کافی ہیں؟

## وزیر اعلیٰ :-

میں نے پہلے ہی اس کے جواب میں کہہ دیا ہے۔ یہ ناکافی  
 ہیں۔ اور اس سلسلے میں ایک اسکیم حکومت کو بھیجی گئی ہے۔ اور حکومت پہنچ سال  
 کے تحت عور کرے گی۔

## سرٹجمودخان اچکزی :-

جامع صاحب! آپ کی حکومت  
 کو تین سال ہو چکے ہیں۔ اور ان تین سالوں میں اسکیم تیار نہیں ہوئی کیوں؟

حکومت بھی آپ ہی ہیں۔

## وزیر اعلیٰ :-

یہ صرف ایک ہی ضلع پر موقوف نہیں ہے۔ یہ سلسلہ سب اضلاع سے  
نقش رکھتا ہے۔ مسند نمبر کو مسلم ہونا چاہیے کہ رہائش کا سلسلہ صوبے کے  
سارے اضلاع میں ہے۔ اور حکومت رفتہ رفتہ اپنے محدود دسائیں کے تحت ان  
مشکلات کو دور کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

## بیان فرمائیں گے کہ - مذکورہ مسٹر محمود خان اچکزئی :- کیا وزیریں از راہ کرم

(الف) گورنمنٹ ہائی اسکول نوراللائی کے بورڈنگ ہاؤس میں رُکوں کے رہنے کے  
لئے کتنے کمرے ہیں؟ اور ان میں بہیک وقت لئے لڑکے رہ سکتے ہیں؟

(ب) کیا یہ صحیح ہے کہ ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ہائی اسکول نوراللائی  
نوردر سے پڑھنے کے لئے آبیوالے رُکوں کی طرف سے اکسٹر رُکوں کی درخواستیں  
اس مقصد کے لئے دی گئی ہیں کہ انہیں بورڈنگ ہاؤس میں رہائش کی جگہ دی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی صحیح ہے کہ ان رُکوں کی درخواستیں صرف اس لئے المتوازن  
پڑی ہوئی ہیں۔ کہ نوراللائی کے اسکول میں بورڈنگ ہاؤس کے مکروں کی تعداد بہت کم ہے؟

(د) کیا یہ بھی صحیح ہے کہ بورڈنگ ہاؤس میں ہونے کی وجہ سے عزیب اور  
نادر لڑکے اپنے اخراجات پر بازار میں کرایہ کے مکالوں میں رہتے ہیں؟

(ه) اگر (د) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان عزیب بچوں کو بے جا  
اخراجات کے بوجھ سے بچائے کے لئے کچھ کرنے کا ارادہ رکھتی؟ اگر ہاں تروہ کیسے؟  
اگر نہیں تو اس کی وجہ؟

## وزیر اعلیٰ :-

- (الف) چار رہائشی کمرے۔ سو روپاں کی گھاٹش۔
- (ب) یہ صحیح ہے۔
- (ج) یہ صحیح ہے۔
- (د) یہ صحیح ہے۔
- (ہ) نیز غور ہے۔

**مسٹر محمود خان اچکزئی :-** (ضمی سوال) کیا وزیر اعلیٰ نے اکٹھ طلباء جو بازار میں اپنے خرچ پر رہ رہے ہیں۔ کی تکالیف کا احساس کیا ہے؟

## وزیر اعلیٰ :-

میں پہلے عرصہ کرچکا ہوں کہ مجھے اور اس حکومت کو اس کا احساس ہے اور اس احساس کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت اس پر عور کرے گی۔

**مسٹر محمود خان اچکزئی :-** جام ساجب! یہ مسئلہ دو سال پرانا ہے۔ دو سال سے لڑکے اپنے خرچ پر بازار میں رہ رہے ہیں۔ آپ کو ڈیا احساس ہے تو آپ نے دو سال میں ان کے لئے کیا کیا ہے؟

وزیر اعلیٰ :- ہم خود کر رہے ہیں۔

سرٹ محمد خان اچکزئی :- کیا آپ اس کی یقین دہانی کرائیں گے؟

وزیر اعلیٰ :- میں اس کا جواب واضح طور پر دے چکا ہوں کہ حکومت اپنے محدود  
وسائل کے تحت ضرور خود کرے گی۔

سرٹ محمد خان اچکزئی :- کیا آپ یقین دلاتے ہیں کہ اگر  
مالی سال یعنی ۲۶ - ۱۹۷۵ء کے دوران آپ اس کے لئے کچھ کریں گے؟

وزیر اعلیٰ :- میں پورے طور پر تو نہیں کہہ سکتا لیکن اتنا ضرور کہہ سکتا ہوں  
کہ جہاں تک بھی حکومت کے مالی وسائل کا تسلیم ہے۔ اس کے تحت حکومت  
پورا خود کرے گی۔

سرٹ اسپیکر :- اب اگلا سوال یہ فرست خان سنجمانی کا ہے۔

## مسٹر محمود خان اچکزی :-

سیرے پاس اس کا جواب نہیں

- ۴ -

## مسٹر اسپیکر :-

رسیکرٹری اسبلی سے مخاطب ہوتے ہوئے (دیجیں  
جی ! ان کے پاس جواب کیوں نہیں ہے۔

(اس موقع پر اسپیکر چکنے سیکرٹری سے مشورہ کیا)

## مسٹر اسپیکر :-

جام صاحب ! اس سوال کا جواب کل پونگھنے پر  
ٹالا ہے۔ اور صرف چھ کا پیاس آئی ہے۔

## مسٹر محمود خان اچکزی :-

اسبلی میں اپنا تھاکر ملکہ کا جو افسر جواب دینے میں دیر کرے گا۔ اسے معطل کر دیا  
جائے گا۔ تو پھر یہ ایسا کیوں ہو رہا ہے ؟

## وزیر اعلیٰ :-

جسے بہت انسوس ہے کہ جواب وقت پر نہیں پہنچا۔ حالانکہ میں نے  
پورے ملک کے افسران کو کہا ہوا ہے۔ کہ جوابات وقت پر اور موقع پر دیئے جائیں  
اور اس سوال کا جواب میں سمجھتا ہوں کہ اتنا اسان تھاکر اس کے متعلق کسی تسمی

تحقیقات کی ضرورت بھروسی نہیں تھی۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ غفلت بر قی اکامہ ہے۔ اور میں اس کی پوری تحقیق کروں گا۔ اور محمد سے کہوں گا کہ جس متعلقہ افسوس نے اس کا جواب دینے میں دیر کی ہے۔ اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔

## پنجم۔ ۵۳۔ میر نصرت الدخان سنجرانی :- کیا در تعمیم

فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ نوشکی میں اسٹر کالج اور ہوٹل کی عمارت کی تغیری جاری ہے۔ میکن بیہاں پانی اور بجلی کا بندوبست نہیں کیا گیا۔ اگر جواب اثبات میں ہے۔ تو اس کی کیا وجہ ہے؟

(ب) نوشکی شہر سے کالج کی عمارت تین میل دور ہے۔ کیا طلباء کو شہر سے کالج تک لاٹنے کے لئے بس کا بندوبست کیا گیا ہے۔؟

## وزیر اعلیٰ :-

(الف) پانی اور بجلی کی سپلائی کے لئے کالج کی عمارت کے تجھیہ خرچ بس یہ دونوں کام شامل ہیں۔ ہذا عمارت کے بننے کے ساتھ دونوں کام کر دیے جائیں گے۔

(ب) بس کے انتظام کے لئے جو زیر عورت ہے۔ کیونکہ پہلے کالج شہر میں واقع تھا۔ اس لئے بس کی ضرورت نہیں تھی۔ اب کالج بننے کے ساتھ ہی بس کا یقینی بندوبست کیا جائے گا۔

## میر نصرت الدخان سنجرانی :-

کاخ کی عمارت دوڑھائی پہنچے میں بن  
جاتے گی۔ تو کیا آپ لیتین دلا سکتے ہیں کہ دوڑھائی نہیں میں وہاں پانی اور عجیبی کا  
سند ولبست ہو جائے گا؟

## دریں راعلیٰ :-

جس ہی کاخ مکمل ہو گا۔ ہم پوری کوشش کریں گے کہ فوراً ہی کاخ  
کو پانی اور عجیبی مہیا کیا جائے۔

## سرٹ اسپیکر :-

اب اگلا سوال میر صابر علی بروچ کا ہے۔

## سرٹ محمد خان اچکزئی :-

جانب والا! اس کے جواب میں  
بھی نکھا ہو گا۔ کہ جواب موصول نہیں ہوا۔

## دریں راعلیٰ :-

اس کے لئے میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ میں تحقیقات کروں  
گا کہ جواب کیوں دیر سے آتا ہے۔ پھر میں اس کے خلاف کارروائی کروں گا۔ تاکہ  
جوابات وقت پر مل سکیں۔

## سرٹسپیکر:-

صابر بلوچ اکیا آپ کے پاس اس کا جواب ہے؟

## میر صابر علی بلوچ :-

اس وقت فہرست میں نہیں کر دیا گیا ہے۔

## سرٹسپیکر:-

اب آپ ابھی سوال پوچھنا چاہتے ہیں یا اگلی دفعہ کے لئے ملتزی کرنا چاہتے ہیں کیونکہ اور دوسرے ممبروں کے پاس جواب نہیں ہے۔؟

## وزیر اعلیٰ :-

یہ یقین دلاتا ہوں کہ میں پوری طرح تحقیقات کروں گا کہ جواب دقت پر کیوں نہیں دیا جاتا۔ اور متعلقہ افسران کے خلاف کارروائی کروں گا۔

## میر صابر علی بلوچ :-

جانب والا اکیا جام صاحب نے کوئی ASSURANCE.

دی ہے؟

## سرٹسپیکر:-

ہاں انہوں نے یہ دی ہے کہ متعلقہ افسران کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

## مُسٹرِ محمود خان اچیکرزا :-

جناب والا ! ان کی یقین دہانی کا  
کوئی بھروسہ نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے بھی وہ کمی یقین دہانیاں کراچھے ہیں۔

## وزیرِ اعلیٰ :-

میں نے یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ اگر ممبران اسمبلی کو وقت پر جوابات کی  
کاپیاں فراہم نہیں کی جیں تو میں اس کی تحقیقات کروں گا اور پھر متعلقہ افراد کے خلاف ایش  
لوں گا۔

## میر صابر علی پلوچ :-

حام صاحب ! آپ ایک بات اور دیجیں کہ جو  
جواب دیا گیا ہے۔ وہ بھی مکمل نہیں ہے۔ تو اس کے لئے بھی آپ کارروائی کریں۔  
کر پورا جواب دیا جائے۔ اور آپ کی یقین دہانی پر میں اپنا سوال اگلی دفعہ تک کے لئے  
ملتوی کرتا ہوں۔

(سوال نمبر ۸۵ اگلی دفعہ کے لئے ملتوی ہو گیا)

## مُسٹر اسپیکر :-

اگلا سوال :-

## میر صابر علی پلوچ :-

سوال نمبر ۸۶

### وزیر اعلیٰ :-

میرے پاس تو اس کا جواب ہے اور میرے

خیال میں آپ کے پاس بھی ہو گا۔

### میر صابر اعلیٰ بلوچ :-

ہاں لگا ہوا ہے،

### وزیر اعلیٰ :-

میرا خیال ہے کہ اس جواب کو تو میں پڑھ دوں اور

جواب نہ ملنے کے بارے میں جیسا کہ میں پہلے یقین دہانی کر لے چکا ہوں کہ میں اس کی تحقیقات کروں گا۔

### میر صابر اعلیٰ بلوچ :-

ٹھیک ہے جام صاحب میں مطمئن ہوں۔

### وزیر اعلیٰ :-

تو کیا آپ اپنے۔ پہلے سوال سے بھی مطمئن ہیں؟

### میر صابر اعلیٰ بلوچ :-

بھی نہیں، ڈھ اگلی دفعہ پوچھوں گا۔

## مجنہ ۸۵۹ میسر صابر علی بلوچ جو :-

کیا وزیر تعلیم از ماہ کرم

بتلایں گے کہ

- (الف) گورنمنٹ کالج پنجگور کے لئے یچھاروں و دیگر تدریسی علے کے لئے منظور شدہ آسامیوں کی تعداد کی کتنی ہے ؟ اور کن معاہدین کے لئے ہے ؟  
 (ب) منظور شدہ آسامیوں پر حقیقتاً کتنے افراد فرالفظ انعام دے رہے ہیں ؟

## دریپر کے علا :-

(الف) پنجگور کالج میں تدریسی علے کی تفصیل حسب ذیل ہے ،  
 پرنسپل = ایک  
 اسٹڈنٹ پروفیسر = تین (معاہدین کی تقسیم صدورت کے مقابلے)  
 پنجگوار = دس (انگلش، اردو، معاشیات، فارسی،  
 سیاسیات، اسلامیات، تاریخ، طبیعت،  
 کمپٹری (اور ریاضی))

ڈی پی، ای = ایک  
 لاٹریئن = ایک

(ب) ان آسامیوں پر مندرجہ ذیل افراد فرالفظ انعام دے رہے ہیں  
 پرنسپل اور اسٹڈنٹ پروفیسر صاحبان جن کی ترقی کا مسئلہ طے ہو چکا ہے  
 اور چند یوم تک احکامات جاری کر دیئے جائیں گے۔ یچھاروں کی تفصیل حسب ذیل

ہے۔

اللکش	=	نذر احمد صاحب.
فارسی	=	عبدالاحد صاحب.
معاشیات	=	محمد احمد صاحب.
سیاست	=	محمد امین صاحب.
تاریخ	=	برکت علی صاحب.

اردو میں تقریبی ایڈٹر سیلیکشن بورڈ کی سفارشات موصول ہونے پر کی جائے گی، اس بورڈ کی میٹنگ ہونے والی ہے، پرنسپل صاحب اردو کے استناد ہیں اور باقاعدگی سے کلامیں لے رہے ہیں۔ سامنہ کی کلاسون کا اجراء فی الحال نہیں ہو سکا کیونکہ طبیعت، یکمیری اور ریاضی کی آسامیاں خالی ہیں،

ڈی پی، آئی     انوار شاہ صاحب  
لائبریریز     اس اسامی کے لئے فی الحال کو امیدوار نہیں،

## سمیر صابر علی بلوج :

ضمی سوال : جواب میں بتایا گیا ہے  
کہ سامنہ کی کلاسون کافی الحال اجراء نہیں ہو سکا، کیوں کہ طبیعت، یکمیری اور ریاضی کی آسامیاں خالی ہیں تو کیا حکومت کا مستقبل میں ان آسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ ہے یا نہیں؟

## وزیر اعلیٰ :

ارادہ نہیں بلکہ حکومت کا یہ اٹل فیصلہ ہے کہ جو بھی آسامیاں خالی ہیں ان کو پر کیا جائے،

## مسٹر محمود خان اچکزئی :

پنجور کا لمحہ کب بنा ہے اور کب سے شروع ہوا ہے ؟  
کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ

## وزیر اعلیٰ :

یہ کام پہلے سال سے شروع ہوا ہے، اس وقت عارضی  
بلور پر کسی مکان میں اسے شروع کر دیا گیا ہے اور وہاں نچے تعلیم حاصل کر رہے  
ہیں اور جہاں تک کام کی عمارت کا تعلق ہے تو اس کا کام بھی جاری ہے،

## مسٹر محمود خان اچکزئی :

ضمنی سوال، اس کام کی وجہ میں جو استاد  
ہیں ان کی سینٹرلی کامسلہ کیا ہوا ؟

## وزیر اعلیٰ :

جہاں تک سینٹرلی کا تعلق ہے تو ہم یہ چاہتے یہیں کہ کسی کے  
ساتھ کوئی ناقصانی نہ ہو اور ہر شخص کو اس کا جائز حق ملنے اور جو صحیح آدمی ہے  
اُسی کو سینٹرلی دی جائے، اس لئے یہیں سمجھتا ہوں کہ الگ صحیح آدمی کو منتخب کرنے میں  
چند دیر ہو جائے تو اس میں کوئی ہرج نہیں ہے،

## مسٹر محمود خان اچکزئی :

ٹھیک ہے، دیر کیا درست آیدا۔

## سرٹاپیکرہ

اب محمود خان آپ کا ایک سوال اور ہے ،

## سرٹر محمود خان اچکزی

سال مبرہ ۸۴۸

جناب دلار اس کا جواب بھی ہو صول ہیں ہوا ،

## وزیر مالیت ارڈر غوث بخش رسمیانی

دیکھئے اسی کے ساتھ لگا ،

ہوا ہے ،

## سرٹر محمود خان اچکزی

مجھے تو نظر نہیں آتا ، آپ بتا دیں ،

## وزیر مالیت

پڑھنے نہیں ہے تو وزیر اصلی آپ کو پڑھ کر سنادیں گے ،

## سرٹر محمود خان اچکزی

اچھا ٹیک ہے ، سنادیں ،

## وزیر مسٹر محمود خان اچکزی

کیا وزیر تعلیم ادا کرے ،

باتیں لے کر

- (الف) کیا حکومت کو علم ہے کہ گورنمنٹ ہائی اسکول گلستان کی پرالمری شاخ کی عمارت انتہائی خستہ حال ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی صحیح ہے کہ گلستان ہائی اسکول کے ہمیڈ ناظر صاحب نے بھی اس سلے میں عجھے کو لکھا ہے؟
- (ج) اگر (الف) اور (ب) میں سے کسی بھی جزو کا جواب اثبات میں ہے تو پھر حکومت نے اس بارے میں کیا کیا ہے؟ یا کیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کب؟

### وزیر اعلیٰ :-

- (الف) یہ درست ہے،  
 (ب) یہ بھی درست ہے،  
 (ج) آئینہ مالی سال میں اس عمارت کی مرمت کی تجویز کی گئی ہے،

### سرڑا پیکرہ :-

اب ذقہ سوالات فتح ہوا۔

ذائق تصریح ہے

### وزیر مالیت اسٹار غوث بخش ریسیانی، جناب والا! میں ذائق تصریح پیش کرنا چاہتا ہوں۔

### سرڑا پیکرہ :- پیش کریں،

## وزیر والیاں تھا:-

جناب والا ! مبران کا یہ پر یوں یوں ہے کہ گیلری کے

پاس کے لئے وہ ایک چٹ دیتے ہیں اور اس چٹ پر پاس دیا جانا ہے  
تاکہ اس کے مہان دہان گیلری میں بیٹھ سکیں لیکن مجھے بہت افسوس سے کہنا پڑتا  
ہے کہ یہاں جو پاس جاری کرنے والے ہیں وہ میری چٹ پر پاس نہیں دیتے  
اور کہہ دیتے ہیں کہ ریسٹاٹ کے پہلے ہتھیں چٹ موجود ہیں، اس لئے اب پاس نہیں  
دیا جائے گا۔ اور پھر جب اس آدمی نے جس کوئی نے بیجا تھا مجھے اُکر تباہی تو میں نے  
فیلیفون کیا اور جب وہ آدمی دوبارہ گیا تو اس کو کہا گیا کہ ہمارے پاس جو کارڈ  
ہوتے ہیں وہ ختم ہو گئے ہیں۔ اس طرح میری چٹ پر کارڈ نہیں دیتے گے تو  
جناب ! یہ میرا پر یوں یوں ہے۔ میرے ساتھ بھی دُھی سلوک ہذا چاہئیے جو دوسرے مبران  
کے ساتھ ہوتا ہے۔

## مسٹر اسپیکر تھا:- ہی ہو گا جی !

## وزیر والیاں تھا:-

تو چھریں جس کو چٹ دیتا ہوں اس کے ساتھ ایسا  
سلوک کیوں کیا جاتا ہے، میں کہتا ہوں کہ اس پر تحقیقات کی جائے، جو دانتی  
ایسا کرتے ہیں ان کو سزا دی جائے۔ کیا یہ برکی بات نہیں ہے ؟

## مسٹر اسپیکر تھا:- آپ تشریف رکھیں میں آپ کو بنانا ہوں، جیسا کہ صحیح آپ

نے شکایت کی تھی، میں نے تحقیقات کر لی ہیں، یا ایک میر ایک کارڈ جاری کر سکتا ہے اور ایک وزیر دو کارڈ جاری کر سکتا ہے، اس لئے کہ آپ کے پاس گیری میں بھگہ محدود ہے، لیکن اس کے باوجود ہاؤس کی میٹنگ بلائی ہے، لہذا جیسے ہاؤس کی کسی میر کو شکایت نہ ہو، اس لئے ہم نے پاشچ بجے شام ہاؤس کی میٹنگ بلائی ہے، اسی وجہ سے اس کے آٹھ فارم میں چاہے گی کارڈ جاری ہو سیں گے، آج ایک ایم، پی، اے، صاحب کے آٹھ کارڈ تو مل ہی ہوئے آئے تھے کہ ان لوگوں کو کارڈ دیتے جائیں، اس طرح سے آٹھ کارڈ تو مل ہی نہیں سکتے، بو بخوبی کارڈ ہیں دہ تو مل سکتے ہیں، وزیر صاحب ۳-۲، اور میر، ۱-۱، ہاؤس کی میٹنگ بلائی گئی ہے، دہ جیسے چاہے سفارش کر دے گی تو جتنی جگہ ہو گی اتنے ہی کارڈ دیتے جائیں گے،

### وزیر مالیت :-

میں یہ درخواست کروں گا آج جو کارڈ جاری ہوئے ہیں، بن پر دنخط ہوئے ہیں، جمعہ کو جو ہوئے تھے، اور اس سے پہلے جو ہوئے تھے، دہ آپ دیکھیں صرف اس دن پابندی مجھ پر تھی، اور قانون مجھ پر لاگو تھا یا کسی اور کو ریاست تو نہیں دی گئی،

### سربراہ چیکن :-

ہاؤس کی کامیابی کا آج اجلاس ہو گا، ہم یہ سب چیزیں دیکھ لیں گے،

## سوالات کے متعلق وزیر قانون پارلیمانی امور کی دھن

### وزیر قانون پارلیمانی امور میاں سبی المدحان پرچھہ)

یہ آپ کی توجہ

روز ۲۶ کی طرف مبذول کرتا ہوں۔ وہاں پرہیت سے معزز ممبروں نے جواب پیش کر لئے پ्रاستراحتات کئے ہیں۔ روک یہ ہے کہ

46. Questions which have not been disallowed shall be entered in the list of questions for the day alongwith the answers thereto which are received in the secretariat of the Assembly at least three clear days before that day and shall be called in the order in which they stand in the list, unless the speaker changes that order with the leave of the Assembly.

مسٹر اسیم کر  
.....

## وزیر قاؤن پاریبائی امورہ۔

میرا مطلب یہ ہے کہ چھپا ہوا جواب  
ضروری ہیں، وزیر ازبائی جواب بھی دے سکتے ہیں۔

## سرٹ اچسکرنی

میں عرض کر دیں تا یہ اس سلسلے میں ہماری آپ کے  
ساختہ خط دگنابت بھی ہو چکی ہے، جہاں تک روشن کا تعلق ہے وہ صحیح ہیں، اور میں  
نے جواب میں لکھا تھا کہ یہ ایک اچھی روایت ہے، جسے برقرار رکھنا چاہیئے وزیر اصلی  
صاحب اس بارے میں اشور نہیں جو دے پچھے ہیں،

## سرٹ محمود خان اچسکرنی

جواب نہیں آتے ہیں،

## سرٹ اچسکرنی

اس سے میر ضمی سوالات کر سکتے ہیں، یہ اچھی  
روایت ہے، اگر اسے برقرار رہنے دیں تو اچھا ہو گا، دیلے روشن کے مطابق صحیح  
ہے اور میں اس ماذس میں کئی مرتبہ اعلان کمر چکا ہوں کہ ضروری ہیں ہے کہ  
آپ کو لکھا ہوا جواب ملے، لیکن میں گذارش کر دیں گا کہ اس روایت کو رہنے  
دیا جائے تو اچھا ہے،

## ۲۶ تحریک التوازع

### مسٹر اسپیکر

یہ ایک تحریک التوازع ہے آج پونکہ صحنی بحث پر  
عام بحث کا دن ہے۔ اس لئے میں اسے پیش ہونے کی اجازت نہیں دیتا،

### وزیر مالیات (سردار غوث تھمش ریسیانی) ہے۔ کیا یہ مسترد ہو گئی ہے؟

### مسٹر اسپیکر

نہیں ایوان میں پیش ہونے کی منظوری نہیں دی گئی،  
میر صاحب اپنی تقریر میں اسے بجا سکتے ہیں،

### صحنی بحث بر کمال ۱۹۷۴ء پر عام بحث

### مسٹر اسپیکر

آج صحنی بحث پر عام بحث کا دن ہے، رجوع میر  
صاحب تقریر کرتا چاہیں شردد کریں،

## میر شاہ نواز خان شاہلیانی

*بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَتُوَحِّدُهُمْ*

جواب عالیٰ : ہمارے صوبہ بلوچستان کا ضمی بحث پیش ہوا ہے جس کے لئے آج یعنی بھی بحث میں حصہ لینے کا موقع دیا گیا ہے۔ جواب والا : یہ ضمی بحث ۱۷ کروڑ ۵۵ لاکھ روپے پر مشتمل ہے اور اس میں ۲۶ ملات ہیں، میں اس ضمی بحث کی حمایت کرتا ہوں، اور زیادہ تر اس لئے کہ یہ ضمی بحث اس بات کی دلالت کرتا ہے کہ صوبہ بلوچستان میں اس سال ترقیاتی کاموں پر کافی خرچ ہوا ہے، تب یہ تو یہ ضمی بحث پیش کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے، جواب والا : اس میں ایک ہدایہ ہے کہ سرکاری ملازمین کو اضافی الاؤنسس دیا گیا ہے، یہ بات بہت اپنی ہے کہ ایک آدمی مزدوری کرتا ہے، سارا دن کام کرتا ہے تو ضروری ہے کہ اس کو مناسب معادنہ دیا جائے تو یہ مد بالکل ٹھیک ہے،

(۱۲) دزیرِ اعظم صاحب کے حکم پر چند ترقیاتی عکسیوں پر کام شروع کیا گیا، اور کام کو پڑھا دیا گیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یقینی طور پر یہ احکام عوام کی ہبودی اس کی خوشنودی، معفادات اور احساسات کو مدد نظر رکھ کر دیئے گئے ہیں، اس لئے یہ بھی بے حد ضروری ہے،

(۱۳) جواب والا : ایک خرچ بلڈوزر کی خریداری پر کیا گیا ہے، یہ بھی ضروری ہے، اس میں ایک مدد ہے کہ زیادہ پیسے مختلف عکسیوں کو زائد خرچ کے لئے دیئے گئے ہیں، آگے چل کر اس پر تحقیقات ہو گی، جہاں تک تحقیقات کا منہر ہے یہ تو بقول چاپ غالب

سنا تھا کہ آج غالب کے اٹیں لے پڑے  
دیکھنے ہم بھی گئے، پڑ تماشہ نہ ہوا،

سے

تماشا ہو گا جی نہیں جو کچھ ہو گی سو ہو گیا،  
(تفہم)

یہ اور بات ہے کہ خبکیداروں کے نرخوں میں اضافہ ہو گیا ہے لیکن مجھے غوف ہے کہ آیا ان ایکیوں پرہ کام شروع ہوا ہے یا ایسے ہی اضافہ کر دیا گیا ہے، اس پر میں ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں جو ایک دہقانی مثال ہے، ایک شخص نے ایک عورت کو غلہ پیسے کے لئے دیا، عورت نے کہا کہ غلہ چھوڑ جاد شام کو آکر لے جانا، وہ شخص غلہ رکھ کر واپس پلا گیا، عورت زیادہ صرف حق جیسا کہ ہمارے ذریعہ صاحبان ہوتے ہیں، اور کوئی سے باہر نہیں نکلتے، توجہ دشمن شام کو آیا کہ مجھے آٹا دے دو تو عورت نے کہا کہ آٹا پیسے سے پہلے غلہ تو گدھا کھا گیا ہے، تو اس مرد نے کہا کہ اگر غلہ گدھا کھا گیا ہے تو اس میں تمہارا قصور نہیں تم تو اپنی مزدوری لے لو، تو مجھے در ہے کہ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ ہماری ایکیوں کو گدھا کھا گیا ہو اور اب ہم سے پیسے مانگنے جا رہے ہوں،

(تفہم)

اس لئے میں صدر عرض کر دوں گا کہ اس کی تفہیش ہونی چاہیئے اس کے بعد پیسے دینے چاہیئی، جناب دالا! دوسرا بھیب بات یہ ہے کہ ایک ہوائی جہاز ہریدا گیا ہے، وزراء صاحبان اور چند دوسرے افسران کے لئے اگر بے ادبی نہ ہو تو میں عرض کر دوں گا کہ وزراء صاحبان میں کچھ تو دورہ کرتے ہیں، باقی کو تو ہم بھی دیکھ رہے ہیں کہ اپنی رہائش گاہ سے فترست جانے کے لئے ہوائی جہاز ہریدا گیا ہے، بیسے پہلے عرض کیا گیا ہے کہ اس سال شالی کی فصل کو نقشان ہوا ہے، اور یہ جناب سے مخفی نہ ہو گا کہ اسے کرم لگنے اور باد مخالف ہونے سے بہت نقشان ہوا ہے، جس کے لئے عرض کیا گیا ہے کہ مالکیہ معاف نہیں جائے، شالی میں جو مصنوعی کھاد ڈالی گئی ہے، اس سے کافی نقشان ہوا ہے لہذا وہاں کا مالکیہ سحاف کیا جائے اور میرے خیال میں یہ ہتر ہو گا

جناب والا ! آگے چل کر میں بلڈوزروں کی خریداری کے باشے میں ہوں  
گا کہ یہ زرعی ترقی کے لئے بہت ضروری چیز ہے۔ اس کے علاوہ میں یہ کہوں گا  
کہ آپ نے تفسیر آباد کو علیحدہ کر کے بہت اچھا کیا، کیونکہ یہ ایسی بات ہے جو  
صلحی تعلیم سے متعلق ہے، میں یونکہ تفسیر آباد سے تعلق رکھتا ہوں (در تفسیر آباد  
کا ہمیڈ کوارٹر بھی ہوتا تھا تو، میں اپنے گاؤں سے اس ضلع تک پہنچنے میں آتا  
دقت لگتا تھا جتنا وقت کراچی سے حج کے لئے جدہ بذریعہ ہوائی جہاز جانے میں لگتا ہے  
بلکہ یہ دقت کم ہے۔ اگر ہم دہاں سے ہمیڈ کوارٹر گھوڑے، گدھے یا اونٹ پر آتے  
تو یقیناً سال لگ جاتا۔

### (تفصیل)

جناب والا ! یہ انہوں نے بہت اچھا کام کیا ہے کہ عوام کی بھلائی کی خاطر  
اس ضلع کو علیحدہ کر دیا، اس سلسلے میں جو مدینہ یہیں میں ان کی حادث کرتا ہوں اور اپنے  
وزیر اعلیٰ الحاق جام صاحب (جہنوں نے ۹ حج کئے ہیں) کو اور ان کے رفقاء کار کو مبارکباد  
دیتا ہوں، یہ اس بات کی دلالت ہے کہ یہاں پر ترقیاتی ایکیں مکمل ہو رہی ہیں اس کے  
علاوہ میں خصوصاً مولوی محمد حسن شاہ کو مبارک باد دیتا ہوں کہ جن کے پاس دواہم ملکے ہیں،  
ایک محنت کا اور دوسرا خاندانی منصوبہ بندی کا، مولوی صاحب ان تلمذان کو اپنے دو توں  
ہاتھوں میں خاصے بڑی خوش اسلوبی سے ان کے کاموں کو سرانجام دے رہے ہیں، حالانکہ  
ایوب خان نے خاندانی منصوبہ بندی سے بچوں یا انسانی پیدائش کم کرنے کے لئے  
شریعت کی پابندی نہیں کی، لیکن مولانا صاحب نے وقت کے تقاضوں کو پورا کرنے  
کے لئے اپنے فرائض میں کوئی کوتاہی نہیں کی اس پر میں مولانا صاحب کو مبارک باد  
دیتا ہوں اور اپنی تقریبہ ختم کرتا ہوں،

### (تالیف)

## وزیر صحبت و حکمت (مولوی محمد حسن شاہ)

میں ہسپتال شامل ہے، اور اس میں جو علاج ہوتا ہے وہ شرعِ حمدی کے مطابق ہوتا ہے۔ اگر آپ بیمار ہو جائیں تو آپ کا علاج ڈاکٹر کرتا ہے، باقی رہا خاندانی مخصوصہ بندی کے بارے میں تو میں نے آپ سے پہلے ہوا کہا تھا کہ جب سے یہ حکمہ قائم ہوا ہے، میر پاس اس کا کسی قسم کا دفتری کام نہیں آیا ہے، اس کے متعلق میں نے ۱۹۶۵ء میں جام صاحب سے بھی کہا تھا، اور یہ افسوس سے ہے کہنا پڑتا ہے کہ یہ کیسا حکمہ ہے کہ جس میں سیکریٹری اور ڈپٹی سیکریٹری نہ ہو۔ آپ بھی یہ بتائیں کہ اگر میں اس کا چیزیں ہوں تو ہر حکمہ کہاں ہے، میں شریعت کا پابند ہوں اور شرعی نقطہ نگاہ سے یہ ناجائز ہے۔ حضور نبی کریم نے فرمایا ہے کہ نچے پیدا کر داگر آدھا نچہ بھی پیدا ہو جائے تو میں اسے مرتی سمجھتا ہوں، قران مجید میں ہے جس کا ترجمہ ہے۔

”ذین پر کوئی ایسی چیز نہیں بے خدار دزی نہیں دے  
رہا ہو۔“

اگرچہ میں حکومت سے تعلق رکھتا ہوں پھر بھی یہ ہتنا چاہتا ہوں کہ درق تو اللہ تعالیٰ درتبا ہے۔ پھر حکومت نچے پیدا کرنے پر کیوں پابندی عائد کرتی ہے، یہ سب امریکہ کا کیا دھرا ہے یا پھر انگریزوں کی طرف سے ہوا ہے میں اس کی بھی حساست نہیں کروں گا، یہ حکمہ میرے لئے ایسا ہی ہے جیسے بھے منی کی ناک لگا دی جائے، جسے میں چھوٹا یا بڑا نہیں کر سکتا، میں اس کی بھی حساست نہیں کروں گا، اور اس کی ترقی کے لئے کسی قسم کا کوئی کام نہیں کروں گا، میں اللہ کا حکم مانوں گا، بندوں کا ہتنا اس سے میں نہیں مانوں گا۔

(انصرہ ہائے تجویں)

## میر صابر علی بلوچ :-

جناب اسپیکر ! ۱۷ اکتوبر ۵۵

لارڈ روپے کابل ایوان میں پیش کیا گیا ہے، اس میں ۲۶ یا ۲۷ ہزار روپے سیلاپ زدگان کے لئے رکھے گئے ہیں۔ مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بجٹ میں تو ۲۸ لاکھ روپے دکھانے گئے ہیں۔ لیکن مکران میں آنا بڑا سیلاپ۔ آنے والوں نے اتنی پیشیں اٹھائیں، اس کے لئے میں نے اس ایوان میں تحریک التوا بھی پیش کی تھی، اور جام صاحب نے مجھے تیقین دہانی بھی کرائی تھی کہ ہم اسی علاقے میں جائیں گے، درہ کریں گے، لوگوں کی حالت دیکھیں گے۔ جام صاحب دہان پر سیلاپ کے آنچ بھی نشانات موجود ہیں اور اب بھی وہ لوگ موجود ہیں۔ جنہوں نے سیلاپ سے نقصانات اٹھائے، لیکن اس تحریک التوا اور تیقین دہانی کا یہ حشر ہوا، یہ نتیجہ نکلا کہ جام صاحب نے صرف ایک لاکھ روپے دیئے اور کہا کہ جاؤ، نہیں ان میں تقسیم کرو۔ تو جناب والا تحریک التوا کا یہ مقصد ہے کہ حکومت ہماں سے ایک لاکھ روپے سمجھ دے، اور اس رقم کو آٹھ یادس ہزار لوگوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ جنہوں نے بہت تکلیفیں اٹھائی ہیں۔ انہیں سو سو یا پچاس سو پچاس روپے بطور اولاد دیئے جائیں۔ میر امداد ہے کہ اس سیلاپ سے جو نقصان ہوئے ہیں، مثلاً جن کے مکانات تباہ ہو گئے ہیں، ان کو مکان بنانے میں مدد ملے۔ بودھرے نقصانات ہوئے ہیں وہ بورے ہوں گے، لیکن اس کے علاوہ پانی کے سلسلے میں سہولت ہو، اور انہیں پانی سمجھ طرح سے ملے، میں بھی بھی کسی آدمی کی حوصلہ نہیں کر دیں گا۔ ان میں ہمارے انھیں ادرودھرے آفسران بھی ہیں۔ اگر خد خواستہ وہ غلط راستے پر چلیں تو ہم انہیں تحفظ نہیں دیں گے، لیکن ایک بات میں ضرور کہوں گا کہ انھیں بوجھوںی آدمی ہوتا ہے۔ اگر وہ کام زائد کرے تو اس کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے، جیسا کہ سیکریٹری محکمہ آب پاشی کی طرف سے اعلان کیا گیا۔ اور فون پر کہا گیا کہ تم نے شیدوال سے زائد کام کیا ہے، لہذا تمہیں معطل

کیا جاتا ہے۔ اگر اس نے زائد کام کیا ہے تو اس کے خلاف کارروائی کریں، اس پر میں طویل بحث سلانہ بجٹ تقریر میں کروں گا، آج بھے کچھ موقع ملا تو میں نے یہاں نہیں ایوان کے سامنے پیش کیں، جناب والا حکم آپ پاشی کے چار آئیسروں کو معطل کرنے کا مسئلہ تھا فیصلہ نے پار نام پیش کئے تھے، جس میں ایک لے، ہی اور تین ایک لے پار نام پیش کیے تھے۔ لیکن جناب بعد میں لے، ہی کا نام اس میں سے نکال دیا گی، اس کے بعد ایک تحقیقی کمیٹی بنائی گئی جس میں لے، ہی کو بحثیت ایک ممبر شامل کیا گی جو کہ خود معطل کیس میں شامل تھا۔ تو یہ کہاں کا الفاظ ہے کہ بڑے چور کو چھوٹے چور کی انخوازی کے لئے مقرر کیا جائے، سب کو لے کر ایک بڑے چور کے ساتھ فنکر کر دیا کہ جاؤ پوچھو، تم انخوازی کر دیں یہ نہیں کہتا کہ سب بے ایمان ہیں سرکاری ملازمین میں ایسے لوگ ہوتے ہیں۔ لیکن جناب میں کہتا ہوں اور وزیر آپ پاشی نے عرض کرتا ہوں کہ خدا کے واسطے یہ پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت انقلابی حکومت ہے۔ ہم نے لوگوں کے ساتھ وعدے کئے ہیں، ہم مریں گے مگر اپنے مشکور کو پورا کریں گے، ہم لوگوں کی قسمت کا فیصلہ کریں گے۔

قدیمی سے بلوچستان میں پارٹی کے منشور پر کسی طریقہ پر عمل نہیں ہوتا ہے، وزیر اعظم چیئرمین ذوالقدرہ علی ہبتو بلوچستان کے کونے کونے میں گھوئے ڈھنے بلوچستان کے ایسے علاقوں میں گئے جہاں تفصیل دار اذناب تفصیلدار اور حد تو یہ ہے کہ کوئی پٹواری بھی تکلیف کی وجہ سے نہیں گئے، لیکن وزیر اعظم جھواس سے ڈھنے دہاں گئے مگر ان کو لوگوں کی حالت کا اندازہ ہو سکے، انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ یعنی بلوچستان کے عزیب عادم کی قسمت کا فیصلہ کر دوں گا، اور ان کی قسمت کو تبدیل کر کے رہوں گا، انہوں نے اپنے مشن کو پورا کرنا ہے لیکن جناب کیا ہوا؟

I am not satisfied with the work of this Government.

میں کسی بھی صورت میں اس کی تعریف نہیں کر سکتا،

**It is absolutely against my party manifesto.**

بہاں پر غیر عالم کی تکلیف درجنیں کی گئی ہے اور لوگ ہاؤس ہوچکے ہیں،  
جناب والا! بہر حال بحث پر پیش ہو گا، لیکن میں وزیر اعلیٰ صاحب اور ایریگیشن منستر  
صاحب سے مرضی کر دیں گا کہ جو بھی قدم اٹھائیں، وہ غیر عالم کی جھوپیوں اور تکالیف  
کو دکھ کر اٹھائیں رہ پھلے سال بحث میں ہماری اسکیوں کو نہیں رکھا گیا، اور پھر نظر ثانی  
شدہ بحث سے کاٹ لیا گیا، ہم نے دیکھا ہوا نہیں اور کیا کہہ سکیں گے، ضمنی بحث کو ہماری  
رمضان حاصل نہیں، ہم سے نہیں پوچھا گیا، بحث ہماری مرمنی کے بغیر لاتے ہیں، حکومت تو ایک  
ٹیم درک کی مانند چلا کرتی ہے، اور اس کا نظام ایک باقاعدگی کے ساتھ ہوتا ہے  
اس طرح انداز دھندا اور ہلہ گلا سے کام نہیں چلا نے جاتے۔ ہم لوگوں کے ساتھ وعدے  
کر کے انہیں کیا مدت دکھائتے ہیں،؟ ہم سے نہیں پوچھا گیا کہ تمہاری کیا اسکیوں ہیں، اگر  
ہم نے جو دیا چار اسکیوں میں کر دیں تو انہیں بھی نظر انداز کر دیا گیا،  
میں زیادہ تفہیل سے بحث کے دران کھوں گا،

**Now, this was what I wanted to say.**

Thank you.

## **میر قادر جسٹ بلورچ ہے**

ضمنی بحث کے صفحہ ۱۱ پر بلوچستان

ہاؤس کراچی کے لئے ایک ٹیوٹا کار خریدنے کے لئے مجھے معلوم ہوا ہے، اور مکہ  
مالیات والوں نے بتایا کہ نہ معلوم کر بلوچستان ہاؤس کے لئے ٹیوٹا کار خریدنے  
کی کیا ضرورت تھی، جبکہ بلوچستان ہاؤس کو بھی کراچی والوں نے ان کے ہاتھ میں بھی  
ڈیا ہے یا نہیں، یا شاید وہ کسی تکمیر اطلاعات کے آدمی کے ساتھ ہے، کوشش  
کی جا رہی ہے کہ اسے ان سے چیز لیا جائے لیکن میں نہیں سمجھتا کہ بلوچستان

اوس کوچی کے لئے بیٹھا کار خریدنا ضروری ہے، اس کی میرے خیال میں کوئی مزدودت نہیں ہے،

صفہ ۲۹ پر دیکھ تو عنوان ہے

"Exploration for coal, Petrol and Mineral resources."

لیکن بلوچستان کے کسی آفیسر نے یا کسی مکھ نے ابھی تک،

Petrol exploration, Coal exploration

اور Gas exploration کے لئے کام کیا ہے اور اس کے لئے چنانچہ ہزار روپے رکھے گئے ہیں جسے معلوم نہیں ہے اور اسیلی کے کسی سمبر کو معلوم نہیں ہے کہ اس کا آفیسر کون ہے، اور کہاں کھدائی ہو رہی ہے، یہ طریقہ exploration لا ہیں ہے، اس کے متعلق بام صاحب خود جاب دیں گے،

صفہ ۳۲ پر ۶ عدد ٹریکٹروں کے لئے آٹھ لاکھ تیرہ ہزار روپے جو مری بھی کے لئے ہیں، کسی بھی قیمت پر چھوٹریکٹروں پر آٹھ لاکھ تیرہ ہزار روپے خرچ نہیں آ سکتے۔

(ایک آداز - بلڈوزر ہوں گے)

نہیں بلڈوزر تو ہیٹھے ہیں یہ wheel tractors پس شاید اس میں کوئی کمیشن و نیڑہ کا پچھا ہوا ہو گا، اس کے بعد صفحہ ۲۸ پر ملاحظہ ہو کہ کوئی ٹریکٹری فارم میں پرندوں کی تعداد کو دو ہزار سے بڑھا کر پانچ ہزار کرنے کے لئے آٹھ لاکھ تیرہ ہزار روپے کی رقم ہے، میں نے خود ٹریکٹری فارم کا معاشرہ کیا، اور وہاں کے مینپر نے بھے کہا کہ جی ہم تو ابھی بھی موجودہ مرغیوں کے انڈے کو کشتہ اور کوچی کے لئے نہیں بیع سکتے، تو پھر کیا ضرورت ہے، اور اس کا کیا جواز ہے کہ اس پر آٹھ لاکھ تیرہ ہزار روپے کی رقم خرچ کی جائے،

مکران میں سیلاب آیا تھا، اس سلسلہ میں جام صاحب کے پاس لوگوں نے درخواست بھی دی تھی ملک کسی کی بھی نہیں سنی گئی، اس سیلاب میں تقریباً ۱۸ آدمی بہہ لئے تھے، اور جام صاحب کو خوب ہے کہ اس کی وجہ سے کتنا نقصان ہوا، مگر صرف ایک لاکھ روپے کی اعداد دی گئی، وہ بھی نہ معلوم کسی کو کچھ ملا بھی یا نہیں؟ یہ سب چیزیں ایسی ہیں جو کہ غلط ہیں، اور غلط چیزوں کی لجائش ہنسیں ہے اس لئے میں جام صاحب سے اپیل کرتا ہوں کہ اس قسم کی غلط چیزوں کو روکیں۔ مجھے ان سب چیزوں کو دیکھ کر افسوس ہوتا ہے ریونک بلوچستان کے ذریعہ آمدن بہت کم ہیں، اور ان کم ذریعے کو بہتر سے بہتر طریقے پر استعمال کیا جائے۔

دن بھکرہ ہفت پر مسٹر اسپیکر تشریف لے اگئے اور مسٹر  
ڈیلی اسپیکر سیر فادر بخش بونج کری صدارت پر  
تمکن ہوئے۔

## نوابزادہ تمور شاہ جو گیزی:

بوضمنی بجھٹپیش

کیا گیا ہے، میں اس پر مبارک باد دیتا ہوں، میں صدری سمجھتا ہوں کہ اس سال ہمارے ملائتے میں سردی کی وجہ سے باغات یعنی ثوب اور لورا لائی کے باغات کو سخت نقصان پہنچا ہے، اور یہ نقصان اندازاً ڈیورہ کردوڑ روپے کا ہے، یہ بہت زیادہ نقصان ہے، ہر ضلع سے لوگ ہرستیں لے کر آتے، مگر معلوم نہیں کہ اس کا کچھ نتیجہ بھی برآمد ہوا یا نہیں؟ ثوب روڈ کا کام نور دشمن سے شروع کیا گیا تھا، لیکن اب دہ بھی دیسے کا دیسا پڑا ہوا ہے۔

لورا لائی، ڈیورہ خازی خان روڈ بھی بے کفن پڑی، ہوئی ہے،

ایک دو دیگر ہیزین صحیح نہیں ہیں۔ ہمارے ہاں ایک ڈل اسکول ہے جو کہ دو سال قبل قائم ہوا تھا۔ اس اسکول کا آج تک اپنا کوئی مکان نہیں ہے، اور علاقے کے بزرگوں کے مکان یہی ہے اور وہ بھی پرانی کی حد تک رہا اس کے تین ماہر ہیں، دو تو قلعہ سیف اللہ سے آتے جاتے ہیں اور ایک کوئی نہ رہنے کے لئے جگہ دی ہے، اس پاس آٹھ دس پرانی اسکول ہیں، ہمارے پچھے اور ان کے پچھے دو ہر کے وقت سائیکلوں پر آتے جاتے ہیں، قلعہ سیف اللہ میں مکان نہیں ہے، اور ماہروں کے رہنے کے لئے کوئی انتظام نہیں ہے۔

## مسٹر فرمی اسپیکرہ

کیا کوئی اور صاحب بولنا چاہیں گے؟

## وزیر قالون پارلیمانی اموامیاں سیف اللہ خان کے چہما مسٹر اسپیکرہ

آج کی جو تقریریں ہو میں، ان میں میرے عکھوں کے متعلق دو نکتے ہیں، جن کے متعلق اس ایلان میں ذکر کیا گیا ہے، اور میں معزز ممبروں کو تسلی دینا چاہتا ہوں، جہاں تک زائد اخراجات کا تعلق ہے، اس کی تحقیقات ہو رہی ہے، اور قالون کے مطابق متعلق *Xen* کے خلاف کارروائی کی جائے گی، اور جو بھی میز قانونی کام اپنوں نے کئے ہوں گے اسی کے مطابق عمل ہو گا، اسی طرح ممبروں نے معاوضے کے متعلق ذکر کیا ہے، جو کہ ٹھیکیداروں کو دے دیا گیا ہے۔ اس کے متعلق غور کیا جائے گا، کہ آیا یہ ٹھیک ہوا ہے یا نہیں، اس کے علاوہ جہاں تک ضمیم بجٹ کا تعلق ہے، تو معزز ممبروں کو اس پر کوئی شکایت نہیں ہے، اور ممبروں نے حکومت کو مبارک باد دی ہے، اور یہ دلیل بھی پیش کی ہے کہ ضمیم بجٹ ہر زیادہ رقم فرشح کی گئی ہے، یہ اس کی دلیل ہے کہ حکومت اپنی ہے،

ادر صوبے کے اندر بوجو رقم خرچ ہوئی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ حکومت ترقیاتی کاموں پر رقم خرچ کر رہی ہے، جہاں تک پارٹی منشور کا تعلق ہے تو اس کے متعلق ہمارے ایک دوست نے ذکر کیا ہے، لیکن انہوں نے اس کی دضاحت نہیں کی شاید وہ جزء بحث میں دضاحت کریں کہ پارٹی کے منشور کی کہاں خلاف درزی کی گئی ہے، لیکن میں سمجھتا ہوں اور یقین دلاتا ہوں کہ ابسا نہیں ہو سکتا، کم از کم پارٹی منشور کی خلاف درزی وزراء صاحبان تو نہیں کر سکتے، تاہم اسید کرتا ہوں کہ میر صاحب اس کی دضاحت ضرور فرمائیں گے۔

شوب روڈ کے متعلق جو فرمایا گیا ہے تو اس کے لئے عرض ہے کہ یہ روڈ پاک پی، ڈیلیو، ڈی بنارہی ہے اور انتالند ۷۴ - ۱۹۷۵ میں کوشش کی جائے گی کہ روڈ کے جس حصے پر کام ہو رہا ہے وہ بھلی ہو جائے۔

میر میران کی تھاریں کہ خلاصہ یہ نظر آتا ہے کہ اس معزز ایوان کے میران کو بنیادی طور پر اس ضمنی بحث سے کوئی اختلاف نہیں ہے، باقی خامیاں تو ہوتی رہتی ہیں، اور میران صاحبان کو خامیاں ظاہر کرنی پاہیں تاکہ ہم ان سے مدد حاصل کر سکیں اور حکومت کے کام کو درست طریقے سے چلا سکیں۔  
(شکریہ)

## مُسْطَفَى الْمُسْكِنْ

مسٹر محمود خان کیا آپ وزیر اعلیٰ سے پہلے کچھ بولنا چاہئے ہیں؟

## مُسْطَفَى مُحَمَّد خَانِ الْحَسَنِي

نہیں جناب معاف کر دیا،

(قطعہ کلامیاں)

## دریں اعلیٰ اجام میر غلام قادر خاں (ہم)

خاب والا! میں اس

ایوان کے میران کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس صفحی بحث کی حادثت کی اور ان میران کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اپنی مناسبت اور معقول تجویز ہمارے سامنے پیش کیا اور میں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارا مقصد ہی ہے کہ عوام کی ترقی اور فلاج و ہبود کے لئے ہم دہی کام کریں جس میں عوام کا مقام پہنچ ہو، میرے معزز ساختی بڑے اپنے ساختی رہے ہیں اور بڑے اپنے رتفاقے کا کار رہے ہیں دہ ہر پیز کو خاک سمجھا کرتے ہیں، لیکن یہ ان کے اپنے دماغ کی منطق ہے، دیسے انسان بھی خاک ہی سے پیدا ہوا ہے اور ہر پیز خاک ہی سے بنا کرتی ہے، اور خاک ہی میں جانا ہوتا ہے۔

(تالیف)

ہمارے ایک معزز رکن جو صحیح مقام سے ہٹ کر ایک دوسرے مقام پر ہنچ گئے ہیں اور جنہوں نے حکومت کے دوستوں کے ساقہ کافی دقت گزارا ہے۔ تو میں ان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا، کہ جمہوریت کی بقا کے لئے اور بلوچستان کی بقا کے لئے انتہائی ضروری ہے کہ وہ پورے صبر دخیل کے ساقہ بات سین۔ جمہوریت کے بھی کچھ تقاضے ہوا کرتے ہیں اور اسمبلی کی کارروائی کا بھی کوئی دارہ کارہ ہوا کرتا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس دارے میں رہ کر ہم کام کیں تو ہم عوام اور صوبے کی خدمت انجام دے سکتے ہیں۔

صفی بحث کے سلیمانی میں بہت سی پیزروں کا ذکر کیا گیا ہے، ہمارے ایک میر نے کو ہو اور مری، بھٹی کے علاقوں کی جانب اشارہ فرمایا تھا، تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ چھپائی کی نظری ہے۔ ہم ہمیشہ بلڈوزروں کو ٹریکھڑی کھا کرتے ہیں لیکن یہ ٹریکھڑ نہیں ہیں بلکہ بلڈوزر ہی ہیں، اور اس رقم میں اس کے متعلق تم

اخراجات شامل ہیں۔ ڈیزیل کا خرچ بھی شامل ہے اور ڈرائیور دیگر کا خرچ بھی شامل ہے، یہ بلڈوزر ان علاقوں کے لئے خریدے گئے ہیں جو علاقے صدیوں سے جب سے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں فہر پذیر کیا ہے، اور جب سے کہ یہ علاقے وجود میں آئے ہیں۔ حقاً کہ پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد سے اب تک نظر انداز کے لئے نفثہ، تو اس موجودہ حکومت نے ان علاقوں پر توجہ دی، یہ ذہ علاقے ہیں جو تعلیمی، معاشی، اقتصادی اور سیاسی ہر اعتبار سے نظر انداز کئے گے۔ لیکن ہمارے قائم عوامِ ذوالقدر علی یقین ان علاقوں پر پوری توجہ دی اور آج بیس ایلوان کو بتلاتا ہوں کہ اگر آج کو ای فرد مری اور بھٹکی کے علاقوں میں جا کر دیکھے تو اسے معلوم ہو گا کہ یہ ایک بہت بڑا کارنامہ ہے جو پیپلز پارٹی کی حکومت اور اس کے کارکنوں نے انجام دیا ہے، اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پیپلز پارٹی کا جو منتشر ہے، اس پر پوری طرح عمل ہو رہا ہے، مری اور بھٹکی کے علاقے میں پہلے ایک اسکول بھی نہیں تھا، آج تقریباً ۱۳۲ اسکول کام کر رہے ہیں، اور ان میں پچھے تقسیم حاصل کر رہے ہیں اس موجودہ حکومت نے اتنے قلیل مرصدے میں، اس دو سال کے قلیل مرصدے میں اپ کے صوبے پر اتنی توجہ دی ہے، کہ آج آپ کا کوئی ضلع ایسا باقی نہیں ہے جہاں دو نہیں تو کم از کم ایک انسٹریٹیوٹ کا نام نہ ہو، تو یہ کوئی چھوٹی موٹی چیز نہیں ہے، یہ اتنا بڑا کارنامہ ہے کہ جس پر پیپلز پارٹی کی حکومت اور کارکن فخر گر سکتے ہیں، اور کہہ سکتے ہیں کہ یہ حکومت ان علاقوں پر پوری توجہ دے رہی ہے، جو پہلے نظر انداز کئے گئے، اب آپ کو ہو کے علاقے کو یہ بھوئے، مری اور بھٹکی کے علاقے کو یہ بھوئے جہاں کہ لوگ پانی کی بوند بوند کو ترستے نہیں، جن کو پانی میسٹر نہیں آتا نہیں، تو اس حکومت کے آتے ہی ایک سال کے قلیل مرصدے میں دہاں ٹیکوپ دیں

نسب ہو گئے، اور لوگوں کو پانی ملنے لگا، وہاں پر بلڈوزر دیئے گئے ہیں، کامی  
تعمیر کرنے کے لئے ہیں۔ لوگوں کو سستے مکانات دیئے گئے ہیں، سڑکیں  
بنائی گئی ہیں تاکہ لوگ چھوڑیت سے روشناس ہو سکیں، اور اپنے حقوق کو  
میخ طریقے سے بھر سکیں۔

تو جناب والا! یہ ضمنی بحث ہے۔ اور سالانہ بحث آپ کے سامنے  
آئے گا، اس پر گفتگو ہو گی اور بہت سی چیزیں سامنے آئیں گی، اس وقت  
میں آپ کے توسط سے ایوان کو یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ یہ حکومت کیا  
چاہتی ہے، تو جیسا کہ ہمارے قائد عوام نے کہا ہے، یہاں پر بھی آکر کہا  
ہے، کہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس طبق سے بد عنوانوں کو دور  
کیا جائے تو اس سے ہم سب کو اتفاق ہے، اور میں اس چیز سے  
بھی اتفاق کرتا ہوں کہ کسی فرد کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہونی چاہیئے، اور ہر  
شخص کو اس کا جائز حق ملنا چاہیئے۔

بہاں تک کہ میرے ایک معزز دوست اور اس ایوان  
کے معزز رکن نے ملکہ آپ پاشی کے سطع میں سوال اٹھایا ہے تو میں ان کو  
یقین دلاتا ہوں کہ اس معاملے کی پوری تحقیقات ہو گی، اور ایسی موثر  
تحقیقات ہو گی جیسی کہ ہونی چاہیئے۔ اور میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ  
اس تحقیق کے نتیجے میں جو فرد بھی مجرم پایا گیا، خواہ وہ بڑے سکھڑا آدمی  
ہو اس کے خلاف پوری کارروائی کریں گے، اور کسی بھی معصوم آدمی  
کے خلاف جس کا اس معاملے سے کوئی تعلق نہ ہو گا قطعاً کوئی کارروائی  
نہیں ہو گی، ہم ہر شخص کو موقع دیں گے کہ وہ اپنا پادا کرے  
اور نتیجے میں جو عبرم ہو گا، اس کے خلاف سخت کارروائی کریں گے۔

(تالیں)

جناب والا! میرے ایک معزز دوست جناب شاہیانی

صاحب نے بہس ان پر ایک بڑا اچھا جملہ کہا تھا ایک بڑی اپنی  
چیز بستلائی تھی اور زریں مشورہ دیا تھا، انہوں نے کسی مورث کا  
ذکر کیا تھا،

آوازِ گدھے کا  
تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ انسان گدھان انسان ہے۔  
(تہجیہ)

بہس ان پر جن اسکیوں کا حوالہ دیا گیا ہے، ہم اس پر  
تحقیقات کریں گے اور ہم گدھے کو انسان بنانے کی کوشش کریں گے۔  
اب میں شاید کی طرف آرہا ہوں جہاں تک یہیف کے متعلق کہا  
گیا کہ مالیہ معاف ہونا چاہیئے، کیونکہ لوگوں کا جو نقصان ہوا ہے، اس کو  
پورا کیا جاسکے، لیکن یہ یہیف فنڈ جو ہے، کچھ خودا ہوا کرتا ہے، اس  
لئے یہ ممکن ہنیں ہے کہ نقصان پورا کیا جاسکے یہ یہیف فنڈ جو تقسیم ہوا ہے  
میں یہ پھر سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کے سامنے تفصیل بیان کروں کہ یہ یہیف  
فنڈ کس طرح سے تقسیم ہوا ہے اور کس طرح سے خرچ ہوا ہے۔  
(۱) سبی ڈویٹن بہ دولا کھ پھترہ ہزار نو سورہ پے کے قریب یہیف  
فنڈ تقسیم ہوا ہے،

(۲) قلات ڈویٹن۔ نوہزار گیارہ سورہ پے کے قریب  
تقسیم ہوا ہے

(۳) کوٹھہ بہ اسی ہزار آٹھ سورہ پے کے قریب یہیف  
فنڈ تقسیم ہوا ہے

(۴) مکران میں ایک لاکھ پھترہ ہزار رد پے کے قریب تقسیم  
ہوا ہے،

حکومت کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ لوگوں میں یہیف فنڈ تقسیم

کیا جائے، لیکن یہ ممکن نہیں ہے کہ نقصان کا پورا پورا ازالہ کیا جاسکے، لیکن عام طور پر کوشش یہ کی جاتی ہے کہ لوگوں کے نقصانات کا ازالہ ہو سکے، میرے معزز رکن نے جس شایدی کے نقصان کا اور پھر اس کے مالیہ کی معافی کا ذکر کیا ہے، میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے، حکومت بغیر ٹیکس کے نہیں چل سکتی ہے، مالیہ دغیرہ کے بغیر نہیں چل سکتی ہے، آپ دہاں پر دیکھیں تو پہلے ہی حکومت کو دہاں سے بہت کم مالیہ مل رہا ہے، میں پھر بھی اس ایوان اور معزز رکن کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جہاں پر شایدی کو نقصان پہنچا ہے، اگر واقعی بہت زیادہ نقصان ہوا ہے تو حکومت مالیہ کی معافی پر غور کرے گی، جناب والا وزیر خزانہ اپنی بحث تقریر میں آخر میں پوری تفصیل سے بتائیں گے، آخر میں اس ایوان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جہاں تک اس حکومت کا تعلق ہے، یہ حکومت صرف عوام کی خدمت کرنا چاہتی ہے، اس کے ساتھ کوئی اور درہ سطح نہیں ہے

(مسٹر محمد خان کچے بولے)

جناب والا؟ یہ کوئی عام میٹنگ چل رہی ہے کہ جو معزز رکن چاہے  
بادر بار فاتحہ کے

## سرداری اسپیکر ز

جام صاحب! میں اس کا سختی سے  
ڈس لے رہا ہوں، اگر انہوں نے اس طرح جاری رکھا تو سخت قدم  
اطلاع جائے گا۔

## وزیر اعلیٰ

میں یہ سمجھتا ہوں کہ معزز رکن نے

## مسٹر محمود خان اچکزئی :-

میں نے کیا کیا ہے۔

## مسٹر طبیبی اسپیکر :-

مسٹر محمود آپ یہ مل جائیں۔

## دزیر اعلیٰ :-

اگر ہمارے معزز رکن کو کوئی بات کرنی ہے تو صدر کریں میں سمجھتا ہوں کہ ان کے پاس بات کرنے کے لئے کوئی موصوع ہی نہیں ہے میں سمجھتا ہوں کہ ان کے پاس .....

## مسٹر طبیبی اسپیکر :-

بام صاحب آپ اپنی تقریر کریں۔

## دزیر اعلیٰ :-

جناب دالا! میں اس معزز الیوان کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا، اس صحنی بحث میں یو پر دو یعنی رکھی گئی یہی وہ صرف مقام عامہ کے لئے رکھی گئی ہے۔ میں اس صحنی بحث کی پر زور حالت کرتا ہوں، میں یقین دلاتا چاہتا ہوں کہ ہر رقم کا صحیح استعمال ہتا ہے، اور آئینہ میں صحیح استعمال کیا جائے گا۔

(شکریہ)

## مسٹر طبیبی اسپیکر :-

دزیر خزانہ آخر میں تقریر کریں گے جو ہتھ اور تقریر کرنا چاہتے ہیں۔ کریں۔

## مسرط محمود خان اچیکزی

جناب والا! انسانی تاریخ میں  
ملکت اور صوبہ کی حکومت کو بہت اہم مقام حاصل ہوا ہے، انسانی تاریخ  
سے واقعہ سلامہ انسانی ثقافت اور معاشرت سے واقعہ علماء یہ بتاتے  
ہیں کہ

## وزیر خزانہ اسرار غوث بخش رسمیانی

جناب والا! کوئی وقت

غیر کر دیں۔

## مسرط طبی اسپیکر

میرا خیال ہے ہمارے پاس بہت  
وقت ہے۔

## مسرط محمود خان اچیکزی

حضرت انسان کو حکومت  
بنانے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ یہاں کے لوگ امن و مکون سے  
زندگی گزار سکیں، اور اس ملکت کو چلانے کے لئے حضرت انسان نے حکومت  
کی تشکیل کی اور ان کے ذمہ یہ ذمہ داری آئی کہ انسان کا انسان کے ہاتھوں  
استھان نہ ہونے پائے، جناب والا! جب کوئی حکومت اپنے بنیادی  
سلسلے سے ہٹ جاتی ہے، تو انسان کے ہاتھوں سے انسان کا استھان  
شروع ہو جاتا ہے، جسے محکماں کا ظلم کہتے ہیں، آج بلوچستان میں جو

لوگ حکمران ہیں، جن لوگوں کی بلوچستان پر حکومت ہے، وہ اپنی ذمہ داری نہیں نجات ہے۔ ان کی حکومت میں انسانوں کے ہاتھوں سے انسانوں کا استھان ہو رہا ہے، ان کی حکومت میں دھاند لیاں ہو رہی ہیں، ان کی حکومت میں سرکاری ملازمین کے ساختہ زیادتیاں ہو رہی ہیں، ان کی حکومت میں لوگوں کو سیاسی بدلتے کاشانہ بنایا جا رہا ہے، ان کی حکومت میں عوامی فتنہ کو بڑے اپھے انداز میں ضائع کیا جا رہا ہے، شاہیانی صاحب نے کہا تھا کہ عورت کا غندہ گدھا کھا گیا۔ میں کہت ہوں کہ بہت سارے گدھے مل کر کھا گئے۔

بلوچستان کا پچھلے سال کا بحث اور اس بحث میں کروڑوں روپے بلوچستان کو مرکزی حکومت سے ملے ہیں، لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان فتنہ کو بڑے غلط طریقہ سے خرچ کیا گیا ہے، یہ پیسے یا تو سبیلہ ہاؤس کی آزادیش پر، ان کے صوفہ سیٹ بنانے پر یا ڈرگ روڈ کی بعض دکانوں میں خرچ کئے گئے ہیں۔ یاتا ج محل کے ہوٹلوں پر خرچ کئے گئے ہیں، اگر میرے وزراء صاحبان برلن نے مایں تو میں کہوں گا کہ انہوں نے اپنے منشور کا پاس ہنیں رکھا۔

## وزیر خرجنہ میں تاج محل کہاں ہے؟

### مسٹر محمود خان اچیکرنی دہ

سنادوں، آپ تشریف رکھیں، آپ کو بہت کچھ سنانا ہے، جناب والا! آج اس معزز ایوان میں ہر سب سے اہل کر کچھ یوں تقریریں کی ہیں کہ ان میں قائد علام جناب ذوالفقار عزیز، مہرتو، پاکستان پیپلز پارٹی، پیپلز پارٹی دی حکومت،

پیپلز پارٹی کا بسوشکرم کا ڈھنڈ د رائیٹا گیار کیا میں آپ کی وساطت سے  
ان سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ قائدِ عوام جناب ذو القبار ملی ہو تو آپ کو اس وقت  
کیوں یاد نہیں رہا۔ جب پیپلز پارٹی بن رہی تھی، آپ کو پیپلز پارٹی کا منشور اس  
وقت کیوں عزیز نہ رہا جب انہوں نے ایکشن نہیں جیتا تھا۔ آپ کو پیپلز پارٹی  
سے اس وقت ہمدردی کیوں نہ ہوتی، جب اس کا بلوچستان میں

کوئی ساختی نہ تھا۔

بلوچستان کے باسیوں کے لئے، بلوچستان کے ساتھ ہمدردی  
رکھنے والوں کے لئے، بلوچستان کو ایک ترقی پسند معاشرہ دیکھنے کے لئے  
یہ شرم کی بات ہے۔ آخر بلوچستان میں۔ کون سے ایسے مسائل ہیں کہ  
بام صاحب منتخب ہو کر آئے ہیں۔ یا ان کا میٹا منتخب ہو کر آئے گا۔  
یوسف صاحب منتخب ہو کر آئیں گے یا رسائی صاحب منتخب ہو کر آئیں گے۔  
جناب! کوئی نیا ہمراہ بہاں منتخب ہو کر ہیں آ سکتا ہے۔ میری ان سے مودباز  
گزارش ہے کہ بہت کچھ ہو چکا، کہ اسی کی بھی حد ہوتی ہے۔ پیسے خروج کرنے  
کی بھی حد ہوتی ہے۔ آپ بلوچستان پر رحم کریں، بلوچستان کے عوام پر  
رحم کریں، بلوچستان کے عزیزیوں، مزدوروں اور کسانوں پر رحم کریں، ان  
کے لئے کچھ کام کریں، صدری نہیں کہ آپ میرے لئے سمجھ نہیں صدری  
نہیں کہ آپ

(قطع کلامیاں)

## مرٹرڈپی اسپیکر

آپس میں باتیں نہیں ہونی چاہیں۔

## سرٹ محمد خان اچکزی

صردی نہیں ہے کہ آپ سب  
کو سبیلہ پر خوش کریں۔

آپ ذرا اس ایوان پر نظر ڈالیں۔ آپ دیکھیں بلوچستان کی پیپلز  
پارٹی میں موقع پرست سیاستدان جمع ہو گئے یہیں، جنہوں نے انگریزوں  
کے وقت سے لے کر ہر چڑھتے سورج کی پوچا کی ہے، بلوچستان اس بیلی  
میں سوائے چند ایک کے کوئی بھی ایسا ممبر نہیں جو پیپلز پارٹی کے منشور  
پر مخفب ہو کر کیا ہو کریں بھی ذوقفار علی بھٹو کا ساتھی بن کر نہیں آیا، ہر رکن نے  
اس پارٹی کو اس وقت مخفب کیا، ہمارے جام صاحب کی ہی تاریخ دیکھیں  
ذبیر اصلی صاحب کی تاریخ کی تھی، انگریزوں سے لے کر.....

(مغلت بائیں اور منشور)

## میر صابر علی ملوچ :-

پاؤٹھٹ آف آرڈر! جناب والا!

ذاتی حملے تو نہیں ہونے چاہیں۔

## سرٹ پیٹی اسپیکر :-

آپ تشریف رکھئے۔

## سرٹ محمد خان اچکزی :-

جناب والا! میں خاموش  
یھا تھا، مجھے اٹھایا گیا ہے تو میں اس بحث پر تقریر کر رہا ہوں، جو اس

حکومت نے بنایا ہے، مجھے اس حکومت کے کارندوں کی تاریخ بتانی ہے  
جناب والا! تو میں عرض کر رہا تھا کہ ان کی ترقی پسندی اس وقت کہاں تھی  
جب ذوالقدر علی بھٹو پاکستان میں ایکلے آئے تھے، اس وقت بھٹو قائد  
عوام نہیں تھا کیا؟ کیا اس وقت بھٹو صاحب انقلابی شخصیت نہیں رکھتے  
تھے؟ کیا اس وقت بھٹو صاحب نے پیپلز پارٹی نہیں بنائی تھی؟ یقیناً سب  
کچھ تھا، لیکن مجھے انسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے ان سیاست دانوں  
نے خلط اندازہ لگایا، بعض لوگوں نے قیوم مسلم لیگ کو منتخب کیا بعض نے  
منتخده مجاز کو منتخب نہ کسی اور کو منتخب کیا لیکن جب الیکشن کے نتائج  
آئے اور پاکستان پیپلز پارٹی مغربی پاکستان کے تمام صوبوں پر  
چاگئی تو ان پر اُنے .....

## مسٹر طبیبی اسپیکر :-

اُپ زیادہ غیر متعلقہ نہ ہوں،

## مسٹر محمود خان اچکزی :-

جناب میں نہیں بول رہا

تھا مجھے مست کر کے اٹھایا گیا ہے،

## مسٹر طبیبی اسپیکر :-

اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ

غیر متعلقہ ہو جائیں،

(یاتیں اور شور)

# مسٹر محمود خان اچیکری

اچا جناب!

جناب والا! بلوچستان کا صفائی بجٹ ۱۱۴ کروڑ ۵۵ لاکھ روپے کا ہے، میرے دوسرے ساتھیوں نے اس پر بہت اچھی بحث کی ہے، ان کے سکھنے کے مطابق وزیر اعظم کے حکم سے بعض ایکھیوں پر کام ہوا ہے، دوسرا آئینہ بلڈوزروں کی خریداری ہے، جو کم ہوئی ہے، ٹیکنیکل اردوں کو زیادہ پیسے دیئے گئے ہیں، جام صاحب کے لئے ہوائی جہاز خریدا گیا ہے، جناب والا! جہاز بڑی اپنی چیز ہے، بہت جلد ایک بھر سے دوسری بھر پہنچا دیتا ہے، مگر بلوچستان میں انسانوں کے بہت مسائل ہیں اور انسان ایسی تکالیف سے دو چار ہیں، جن کا دور کرنا میرے خیال میں ہوائی جہاز خریدنے سے ہتر ہے، آج بھی بلوچستان میں سرداری نظام زوروں پر ہے، سردار عزیب عوام کا، عزیب بوعج کا اور عزیب انسانوں کا خون پوس رہے ہیں، اچھا تو یہ ہوتا ہے کہ یہ رحم عزیب لوگوں کی بصلائی کے لئے خرچ کی جاتی، ان کے بچوں کو دینیت دیئے جاتے، ان کے بچوں کو کپڑے اور تعلیم دی جاتی، لیکن شاید ہمارے ملک کے حکمرانوں کو یہ چیز بھائی نہیں، وہ لپنی اسہولت کو اپنے آرام و آسائش کو تمام صوبے کی تکالیف سے بالا تر سمجھتے ہیں، اسے اچھا سمجھتے ہیں، جناب یہ اعتراض پر لانا نہیں ہے، بلوچستان میں بہت عزیز ہے، بلوچستان میں عزیبوں کا خون پوسا جا رہا ہے، بلوچستان میں لوگوں اور کسانوں کو پیٹ بھر کر روٹی نہیں مل رہی ہے، تو اس صوبے کے حکمرانوں کو کیسے ہوائی جہازوں کی صدرت ہو سکتی ہے، حکمرانوں کو چاہیے کہ ذہ پسیدل جائیں کاروں پر جائیں، حکومت کی طرف سے انہیں لمبی پورٹی کاریں ملی ہوئی

یہ ان کارروں کی موجودگی میں بلوچستان حکومت کو جہاز خریدنے کی کیا ضرورت ہے کم از کم اپنے ساتھیوں سے تو پوچھ لیتا چاہیئے تھا، صحنی بحث پرہ نیرے ساتھیوں نے تو تقریر میں کیں تو ہر ایک نے کچھ یوں تقریر کی ہے کہ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وزراء صاحبیان نے کسی کو بھی اعتماد میں نہیں لیا ہے، جناب صابر علی بونج نے کافی اعتراض کئے ہیں، میری گذارشی ہے کہ اگر وہ ہوائی جہاز خریدنا اتنا ضروری سمجھتے تھے، اور اگر اس ترقیاتی صوبے کے لئے جہازوں کی واقعی ضرورت ہے تو کم از کم ممبران سے انہیں رابطہ ضرور فائم کرتا چاہیئے قرار، ممبران سے مشورہ یافتے، مگر انہوں نے یہ گوارہ نہیں کیا، شاید وہ اس کی ضرورت غصوں نہیں کرتے تھے، وہ بلوچستان کے مالک اپنے کاموں میں کسی کو شریک نہیں کرتے، اور انشا اللہ ذہ اپنی سزا میں بھی کسی کو شریک نہیں کر سکیں گے، جناب والا! یہ چلی نیپ حکومت کی مثال ہمارے سامنے ہے، بعض وزراء صاحبیان صرف پچاس پہپاس ہزار کی علیحدگی دیجہ سے جیلوں میں پڑے ہوئے ہیں، میں ان سے استدعا کر دیا کہ یہ اقتدار کی کرسی تو آنے جانے والی پیڑی ہے، بھی آپ کے پاس ہے، بھی میرے پاس ہے اور بھی کسی اور کے پاس ہو گی، کل گل غان نفیر عزب اقتدار کا ممبر تھا، اقتدار کی کرسیوں پر بیٹھتا تھا، لیکن آج سلاخوں کے چچے بیل میں پڑا ہوا ہے، میں بلوچستان کی چیختت سے ایک دوست کی چیختت سے یہ گذارش کر دیا کہ اگر آپ کا ہی ردیہ رہا تو کل آپ کے پاس اقتدار نہیں رہے گا اور وہ وقت دور نہیں کہ عزیب سوام بلوچستان کے پھان آپ کا گھا پکڑ لیں گے، اس کے علاوہ میں اور کچھ نہیں کہہ سکتا، اور میں یہ کوشش کر دیا کہ یہ باتیں عام بحث میں لا دیں،

جناب والا! ایک بات بتاتا چلوں کہ بلوچستان بہت چھوٹی جگہ ہے، بہت بھی چھوٹی جگہ ہے پھر یہاں کے لوگ چائے زیادہ پیتے ہیں۔ آپ کسی بھی آدمی کو کسی بھی ہوش میں بیچ دیں، فرج ہو گل، چائنا ہو گل، ریلیک اور ڈان ہو گل آپ کا ہو گل میرا ہو گل ہر ہو گل کی میز پر ہی کام ہو رہا ہے کہ جناب اتنے پیسے دیئے اور اتنے پیسے لئے۔ اتنے پیسے مانگے اور اتنے پیسے میں نے دیئے اور اتنے پیسے میں فلاں آدمی نے فلاں آدمی سے کام کر دایا ہے، میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ خدا کے لئے اس عزیب صوبے پر رحم کیجئے، یہاں کے عزیب عوام پر رحم کیجئے، بڑے انسوس کی بات ہے کہ ہم دوسروں پر جھختے تھے، کہ ہم لٹ گئے، ہمارا پیسہ صالح ہو گیا ہے۔ بلوچوں کو لوٹا گیا ہے، پٹھانوں کو لوٹا گیا ہے، مگر میں بڑے انسوس کے ساتھ ایک حقیقت واضح کرتا چاہتا ہوں۔ آج بلوچستان کے تمام وزراء میں صرف ایک پنجابی وزیر ہے جو تمام وزراء سے اچھا کام کر رہا ہے، آپ سب کو سہیلہ میں خرچ کر رہے ہیں۔

Mr. Deputy Speaker: Mr. Mahmood Khan, please you discuss only the Budget instead of making personal attacks.

مسٹر چودھان اپ کنی: میں بحث پر بات کر رہا ہوں تو سہیلہ کا خرچ سب سے زیادہ ہے۔

Leader of the house: Sir, I accept his challenge. He may give the figures here otherwise he must not mislead the House.

## مسٹر میری اپنے کہرا :-

وقت آئے گا بحث پر آپ بھی بولیں گے جام صاحب آپ تشریف رکھئے

## مسٹر محمود خان اچکزئی :-

جناب والا بھی میں اپنے ساختیوں سے موذدانہ سرصن کر دیں گا کہ میری کسی کے ساتھ ذاتی دشمنی ہنسی نہ میری کسی کے ساتھ خاندانی دشمنی ہے اور نہ کسی نے میرا کچھ بلکہ ٹراہا ہے۔

(ایک آزاد سیاسی دشمن ہے)

نہیں : میری سیاسی دشمنی کسی کے ساتھ ہنسی ہے، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ان کا شیدہ سیاست ہنسی وہ opportunity سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور opportunism پر لفظیں رکھتے ہیں، اس الیان میں اکثریت والے حضور opportunist ہیں اور جو بھی آئے گا اس کے ساتھ ہوں گے، اور ہر ایک کو زندہ باد کہیں گے، اور جو بھی حکومت آئے گی اس کے ساتھ باقاعدہ اٹھائیں گے، اور کہیں کو زندہ باد ..... ان سے ہمارا کوئی سیاسی

اختلاف ہنسیں ہو سکتا، لیکن میں گزارش کروں گا کہ بلوچستان کے باشندے ہونے کی حیثیت سے بلوچستان کے سردار، بلوچستان کے نواب اور بلوچستان کے بڑے بڑے جام صاحب ہونے کی حیثیت سے مہربانی فرمائ کر بلوچستان میں وہ رقم جو منظر حکومت سے لا محدود رہی ہے الفاظ کے ساتھ خرچ کریں، جہاں تک میرا تعلق ہے، تو میں آپ کو مکح دیتا ہوں کہ ایک سال تک میرے حلقہ انتخاب کو ایک پیسیہ بھی نہ دیں، لیکن خدا کے لئے بلوچستان کے غریب مزدوروں، غرباء، یہاں کے غریب کہ انوں کی حالت پر رحم کریں،

جام صاحب ہکتے ہیں کہ انہوں نے بلا کار نامہ کیا، اور اچھا کار نامہ کیا ہے کہ انہوں نے گیارہ اسٹریڈ بیٹ کا کانج کھول دیئے ہیں، پتہ نہیں کہ ان کے علم میں ہنسیں ہے یادہ سمجھتے ہنسیں کہ بلوچستان کے موجودہ حالات کے تحت یہاں کانج کھولنا بے کار ہے، کا جوں کا کھولنا یہاں سفید ہاتھی پالنا ہے، اس کی مثال یہ ہے کہ میرے حلقہ انتخاب یعنی چمن میں کانج کھولا گی ہے، میں نے یہ بات مشرط بھیو صاحب اور حفیظ پیرزادہ صاحب سے بھی کہی اور اپنے ساتھیوں سے کھوں گا کہ ایسا نہ کریں، جناب والا! اس سماں اسکوں سے زیادہ سے زیادہ بیس طلباء سالانہ نکلتے ہیں، اور بیس طلباء کے لئے آپ نے کانج کھولا ہے، آپ اس کا ایک پرنسپل ہو گا، پر و فیسرز اور اسٹرنٹ پر فیسرز ہوں گے، اس کی لیبارٹری بھی ہو گی، جیسی تفصیل ایسی پنگوکر کانٹ کے متعدد دی گئی ہے، بالکل اسی طرح یہاں بھی ہو گا، یعنی بیس طلباء کو بیس استاد پڑھائیں گے تو یہ بلوچستان کے غریب عوام پر بوجہ ہے، برائے مہربانی آپ بھئے کی کوشش کریں، بلوچستان کے لوگوں

سے بلیں، ان کے حالات معلوم کریں، بلوچستان میں زراعت کی طرف توجہ دیں اور اسے ترقی دینے کی کوشش کریں، بلوچستان کو اگر تعلیم یافتہ بنانا ہے، تو یہی رقم جو ڈھانی سے تین کروڑ روپے بنتی ہے، آپ یہاں کے عزیب بچوں کو پرائمری اسکولوں کی کتابوں اور ان کے لئے دنالٹ فیر خرچ کریں۔

آپ کو معلوم ہے؟ کہ بلوچستان کا بڑا مشکلہ غربت ہے۔  
ستونگ، پشین و عیزہ کی طرف عزیب والدین بھورا، اپنے بچوں کو بھریاں پڑھانے پر لگا دیتے ہیں، تو خدا کے لئے اگر آپ بلوچستان کو تعلیم یافتہ صوبہ دیکھنا چاہتے ہیں، تو یہاں کے عزیب عوام پر بلوچستان کے عزیب بخواہوں پر رحم کریں،

Mr. Deputy Speaker: Mr. Manamood Khan, you have only six minutes more.

## مسٹر محمود خان اچیکرزا :-

میں تقدیر ختم کروں  
گا، تو میں کہہ رہا تھا، عزیبوں کے بچوں کو کپڑوں، کتابوں اور دنالٹ کی صورت میں اسناد دیں اور پرائمری تعلیم کو بڑھائیں تاکہ پھر ہائی اسکول بڑھ سکیں، اب آپ اندازہ کریں چمن کے ہائی اسکول کی زیادہ سے زیادہ نکلنے والے طلباء کی تعداد بیس ہے، اسی طرح مسلم باغ کے ہائی اسکول کی دس طلباء سلامت ہے، وہاں جو آپ کا لمحوں رہے ہیں گویا دس طلباء کو پڑھانے کے لئے بیس لیکھارز رکھیں گے

کیا یہ بلوچستان کی ترقی ہے؟

یہاں ہوتا کیا ہے؟ بلوچستان میں سفارش اور تقلیل  
چلتی ہے اگر کوئی لیپھکار بلوچ ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں تو بلوچ طالب علم کو  
کتا میں دوں گا اور اگر پھر ان استاد ہے تو یہ چاہتا ہے کہ میں پشتون  
طالب علم کو تعلق ہمیں کر کے کام میاب کر دوں۔ اس لئے میں عرض کرتا  
ہوں رکھ کر آپ بلوچستان کو تعلیم یافتہ صوبہ دیکھنا چاہتے ہیں اور دو کروڑ  
روپے جو رکھ گئے ہیں، اسے بھنگ کی کوشش کریں، میں یہ نہیں کہتا کہ  
رقم آپ شریح نہ کریں، بلکہ میں کہتا ہوں اسے صحیح طریقہ پر استعمال کریں  
اگر آپ نے اس علاقے کو ترقی دینا ہے تو مکران خاران مرنی، بھٹی  
ہے، بھٹی اور قلعہ سیف اللہ اور خندار کے علاقے ہیں یہاں کے لوگ اس  
قدر غریب ہیں کہ وہ اپنے بچوں کو پڑھانے کے لئے مامنہ دو روپے فیں  
ادا نہیں کر سکتے اور بھروسہ اپنے بچوں کو بخوبی پڑھانے پر لاگا دیتے ہیں  
مزید یہ کہ آپ سی کام کے لئے Priority Fix نہیں  
کرتے۔ بلوچستان میں پانی کی کمی ہے، مگر یہاں پر بھی پوری سڑکیں  
بن رہی ہیں، اس لئے سب سے پہلا سوبے میں ترقی کے لئے Priority  
نہیں نہیں۔ اور سب سے زیادہ توجہ پانی پیدا کرنے کے وسائل  
پر دیکھی چاہئے یہاں کے لئے پانی بہت قیمتی چیز ہے، بلوچستان میں  
سارا کانک، سارا مستونگ اور سارے پشین کو دیکھ لیں، دہاں کا  
عزم زیندار اپنا ٹیوب دیل اور پاسپ لگاتے ہیں اور ہر عشین کو  
بجائے ڈیزیل کے آٹل سے چلاتا ہے، اور فی گیلن چار پانچ آنے ادا  
کرتا ہے، پھر دہاں خشنگ تالاب ہیں، جن میں وہ اپنا پانی جمع کرتے  
ہیں جس سے دوبارہ وہ پانی زمین میں میں جذب ہو جاتا ہے، اگر  
آپ بلوچستان کو ترقی دینا چاہتے ہیں تو عزم زیندار کے

تالابوں اور نالیوں کو پختہ کریں۔ ایک ایک ہزار دو دو ہزار گز  
تک تاکہ پانی صائم نہ ہو اور پھر اگر دلپی لیں تو وہ پندرہ چیزیں  
جو واپڈا کو ملے ہیں، ان سب کو ان علاقوں میں جہاں ٹیزیں انجین لگ  
دیے ہے ہیں۔ یعنی مستونگ، کانک، خضدار وغیرہ میں نصب کر دیں تاکہ  
لوگ خرچ سے نجی جائیں۔

(چند آوازیں)

جام صاحب! یہ ساری اچھی بانیں ہیں، جیسے غالبے  
نے کہا ہے،

«جام جم سے تو میرجاہ مقال اچھا ہے»

آپ تو جام سقال ہیں، آپ کے پاس تو سات ولیوں  
(اولسیاء) کی قوت ہے، مزید کچھ بھی کہوں گا کیونکہ آپ لوگ برا  
مانتے ہیں،

(آوازیں، بولئے بولئے)

اس لئے میں آپ اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

## دزیر خرزانہ:-

جناب! آپ کی اجازت سے صفحہ بحث پر  
دزیر اصلی صاحب کافی روشنی ڈال پکے رکھے، میں سوچ  
رکھا کہ میں کیا کہوں گا، لیکن میں اچھری صاحب کا شکر گزار ہوں کہ  
انہوں نے میرے لئے کافی مواد ہمیا کر دیا ہے، لیکن وہ باہر پکے گئے  
ہیں۔ میں ان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ واپس آ جائیں اور  
جواب بھی سن لیں۔

سب سے پہلے تو انہوں نے یہ کہا تھا کہ.....

## مسٹر ڈپی اسپیکر ہے

اجلاس کی کارروائی پسند رہ منٹ  
کے لئے ملتوی کی جاتی ہے،

(ایوان کی کارروائی انج کر ۵۵ منٹ پر  
پسند رہ منٹ کے لئے ملتوی ہو گئی)

(ایوان کی کارروائی انج کر ۵۵ منٹ پر  
زیر صدارت ڈپی اسپیکر میر قادر بخش بلوچ  
دوبارہ شروع ہوئی)

## وزیر خزانہ ہے

جناب والا! آپ کے حکم کے تحت مجھے بوجھ کہتا  
ہے آج ہی کہہ دوں گا۔ ہمارے ایک دوست بوجھے اس طرف یتھے  
ہوتے تھے۔ انہوں نے کافی ایسی بائیں کیں اور ہمارا بھی ارادہ تھا کہ ہم ان کی  
باتوں کا جواب دیں۔ جتنی ہماری معلومات میں انہوں نے اضافہ کیا ہے  
ہم بھی ان کی معلومات میں آتا ہیں اضافہ کریں۔ لیکن مجھے انسوس ہے  
کہ ہمارے دوست اپنی بات کہہ کر دسرے کی بات سننے کے قائل  
نہیں ہیں۔ اور ہم نے ان کی بہت ہمت افزائی کی لیکن اس کے  
باد بود وہ چلے گئے۔

## مسٹر ڈپی اسپیکر ہے

آپ کی تقریبہ اخبارات میں آئے

گی تو وہ پڑھ لیں گے۔

## دزیر خزانہ

بچے بھی تھی امید ہے کہ میری تقریر اخبارات میں آئے گی تو وہ پڑھ لیں گے، اور اس وقت بھی بچے امید ہے کہ وہ اسپیکر صاحب کے پھر میں بیٹھ کر تقریر سن رہے ہوں گے، میں اس سلسلے میں کچھ کہنے کی جرأت کروں گا، ہمارے درمیں جو میری بیٹھ رہتے تھے، انہوں نے جو اذمات لگائے اور بہت سی پھریں کہیں میں ان کے متعلق صدر عرض کروں گا، وہ فرماتے ہیں کہ یہ حکومت انسانوں سے انسانوں کا استھان کروار ہے، یہ حکومت عوام کی خدمت پہنیں کر رہی ہے۔ کیا میں ان سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ چند دنوں پہلے وہ اسی حکومت کی حمایت کیوں کر رہے تھے، اور اسے مضبوط بنانے میں ان کا ہاتھ کیوں تھا؟ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آرہی ہے کہ صرف ایک ضلع کے بننے سے جب کہ عوام کے مفاد کے لئے یہ فیصلہ کیا گی ہے، اور اس لئے بنایا گیا ہے کہ کوشش پشتین ڈسٹرکٹ ڈیٹا ڈسٹرکٹ تھا اور ڈسٹرکٹ کے مطالبہ جو پھریں تقسیم ہوتی تھیں وہ صحیح طور پر تقسیم نہیں ہوتی تھیں۔ لہذا پشتین علیحدہ ڈسٹرکٹ بنایا گیا، اس طرح پشتین ڈسٹرکٹ کو ان کا حقوق جدا ملے گا اور کوشش ڈسٹرکٹ کو جدا، یہاں کے لوگ آج کل اپنے کاموں میں اتنے مصروف ہو گئے ہیں کہ انہیں بالکل فرصت نہیں ہے، یہ لوگ کنوں کھود رہے ہے، میں کاشت کاری کر رہے ہیں، ان کے پاس اتنا وقت نہیں کہ وہ چس سے پشتین سے یا توہہ کا کڑی سے کوئی آہیں اور اپنا کام کرائیں۔

اسی لئے ان کا ڈسٹرکٹ علیحدہ کیا گیا ہے کہ جو کام ان کے ڈسٹرکٹ سطح کے ہیں، وہ اس کے لئے پیشین جائیں، کیونکہ ڈسٹرکٹ سی کوئٹھے پیش بڑی مشکل سے کام کی زیادتی کی وجہ سے اپنے فرالغص منصبی پورے کیا کرتا تھا، ہبھی وجہ حقی کہ انہیں شہر کے اتنے کام تھے کہ ان سے وہ عہدہ برآ رہیں ہو سکتے تھے، تو جناب! یہ حکومت ان کا کیا استعمال کرے گی، جب کہ وہ لوگ اس کی حماست کرتے ہیں۔

اور دہاں کے لوگ خود چاہتے ہیں کہ ان کا اپنا ڈسٹرکٹ ہو، میرے معزز دست اس کی مخالفت اس لئے کرتے ہیں اور وہ اس لئے یہ کہہ رہے ہیں کہ عوام کا استعمال ہو رہا ہے کیونکہ ہم نے عوام کی سہولت کے لئے ڈسٹرکٹ بنایا ہے، میں ان سے پوچھتا ہوں کہ کیا اور مجھ پیزیں اس کے علاوہ ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح وہ اپنے سیاسی مقاد کو مدنظر رکھتے ہوئے عوام کے مقاد سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں، انہوں نے اس ایوان میں کہا تھا کہ یہ وہ لوگ ہیں، جنہوں نے ہمتو صاحب کا ساتھ ہنسیں دیا تھا، جواب برسر اقتدار آئے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ نہ صرف ہم نے ان کا ساتھ دیا بلکہ انہوں نے بھی ان کا ساتھ دیا، شاید وہ یہ بھول گئے ہیں، انہوں نے اور ہمارے دوسرے ساتھیوں نے مل کر ہمارا ساتھ دیا اور پھر ہم سب نے مل کر ہمتو صاحب کا ساتھ دیا۔

(تمالیں اور صدائے تجھیں)

ان کے ہی مشورے سے ہم نے صحیح قدم اٹھایا، کیا وہ اس قدم کو صحیح قدم نہیں کہتے ہیں، کیا وہ اس اقدام کو غلط قرار دیتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم مشور پر منتخب نہیں ہوئے، میں پوچھتا ہوں کہ

۴۰

کیا انہوں نے کسی منشور پر عمل نہیں کیا؟ کیا وہ ایسے ہی منتخب ہو گئے؟ کیا ان کے ایکشن میں بغیر منشور دالے نے حصہ نہیں لیا، کیا ان کے انتخابات میں ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے حصہ نہیں لیا؟ میں کہتا ہوں کہ کیا ہمارے دوسرے سامعینوں نے کام نہیں کیا، اگر دوسرے سامعینوں نے حصہ لیا ہے تو میں سمجھتا ہوں یہ بات نہیں ہے، ان کے والد اپنے منشور پر سمجھتا ہے، انہوں نے جب ایکشن میں حصہ لیا تو انکا منشور یہ تھا کہ پاکستان کو مضبوط سے مضبوط تر بنایا جائے۔

ہمارا منشور یہ ہے کہ اس ملک کو مصیبتوں سے نکالا جائے اس وقت کیا حالات تھے سب کو معلوم ہیں، پاکستان کو مضبوط کی جائے ہم پاکستان کے بغیر کسی دوسری طرف نہیں دیکھتے  
(تحمیں و آفرین)

تو مجھے یہ چراگی سے ستا پڑتا ہے کہ جی ان کا منشور کیا تھا، ان کا منشور یہ نہیں ہے، وہ نہیں ہے دعیرہ دعیرہ، ان کو ایکشن میں کامیاب کیا گیا ہے، میں چلنگ سے کہہ سکتا ہوں کہ خاص طور پر ہمارے چھیف منظر صاحب کی کوشش نہ ہوتی تو وہ ایکشن میں کامیاب نہ ہو سکتے تھے، باقی دہ بکتے ہیں کہ کوئی قیوم لیگ ہے کوئی متحدہ محاذ تھا۔ لیکن میں فخر سے کہوں گا کہ قیوم لیگ ہو یا متحدہ محاذ جس کا میں سبتر تھا کا پردہ گرام اور منشور پاکستان کی بقا اور پاکستان کی مضبوطی تھا، اس وقت متحدہ محاذ، اپنی بلوچستان متحدہ محاذ جس کا کہ میں سبتر تھا اب پاکستان میں ضم ہو گیا ہے اور قیوم لیگ، اگر ہمارے ان کے ساتھ سیاسی اختلافات ہوں گے، لیکن ہمارا اور قیوم لیگ کا منشور پاکستان کی بقا ہے، کیا یہ معدلی منشور ہے، یہ قیوم لیگ اور مسلم لیگ والے پاکستان کی سرحدوں سے باہر نہیں رکھیں گے، کبھی نہیں

دیکھیں گے، مسلم لیگ اور متحده مجاز پاکستان پبلز پارٹی کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں، وہ یہ بات کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا کوئی مشورہ نہیں ہے۔  
میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ آپ نظریے کو منضبوط کریں  
اور اس کو پاکستان کے نظریے کے ساتھ بناویں اور سرحدوں سے باہر  
نہ دیکھیں۔ آپ مختلف لوگوں

## مسٹر محمود خان اچیکزی

..... میرا نظریہ .....  
یہ کوڑ کا کام ہے کہ .....

### وزیر خزانہ

..... میں سیاسی باتیں کر رہا ہوں۔ جا ہے آپ کو ناپسند  
ہوں۔ اور شاید یہ باتیں آپ کو اس وقت ناپسند ہوں لیکن مجھے  
یقین ہے کہ آگے باکر آپ صحیح ماہ پر چلیں گے، اور میرے مخواہ سے  
سبق حاصل کریں گے۔ اور ہر محب وطن جماعت کو تفریق نہیں پیدا  
کرنا چاہیئے .....

Mr. Deputy Speaker: Mr. Raisani, please don't look here and there and address the chair.

Finance Minister: I apologise.

تو دو بنیادی باتیں ہیں ایک تو پاکستان کا نظریہ اور  
دوسرا پاکستان کی بقاہ اور منضبوطی کے لئے کام کریں اور پھر یہ کہ  
پاکستان کے عوام کی یہ ہتھی اور آپس میں بلا درانہ روایہ، بجائے

۴۲

اس کے کہ پاکستان کے عوام کو ملکردوں میں تقسیم کر دیا جائے، کہ  
یہ پستو بولنے والا ہے، فلاں آدمی بروہی بولنے والا ہے، اس کی  
زبان بلوچی ہے؛ وہ سندھی اور سراجیکی بولتا ہے، یہ چڑاںی بولتا  
ہے، دغیرہ دغیرہ، اگر ہم اس راہ پر چلے تو مجھے یقین ہے کہ  
ہاں مجھے یاد آیا کہ آپ کے والد محترم جو کہ میرے ساتھ بھی تھے اور مہربان  
بھی، آپ کی حب الوطنی پر مجھے کوئی شک نہیں ہے، لیکن آپ کے اس  
ردیئے سے دوسرے لوگ ضرور ناجائز فائدہ اٹھائیں گے، تو میں کہوں  
گا کہ آپ اپنے نظریہ کو دست دیں، بڑھائیں، آپ اس عظیم نسل  
پشتون میں تفاصیل نہ پیدا کریں۔

Mr. Sabir Ali Baluch: Mr. Speaker, is the honourable Minister  
discussing the Budget or he is addressing Mr. Mehamood Khan ?

Mr. Deputy Speaker: You sit down please

## دریخ خزانہ :-

اب کہا گیا ہے کہ ہوائی جہاز کیوں خریدا  
گیا ہے، خبر نہیں کہ اس سے عوام کیوں تنگ ہوں گے؟ میری  
سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کیا کہا جا رہا ہے کہ کالج کیوں کھولے جا  
ہے یہیں؟

ہوائی جہاز خریدنے یا نہ خریدنے سے تو عوامی کاموں پر  
کوئی بوجھ نہیں آتا بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ بعض دفعہ جب ہوا خراب ہوتی

ہے تو اسلام آباد میں کسی صدری میٹنگ میں شامل ہونے کے لئے اور ایسی میٹنگوں جن میں آپ کے صوبے کی اقتصادیات اور لاد اینڈ آرڈر کے مسئلے زیر بحث آتے ہیں، وہاں آپ کے وزراء صاحبان کو صدر شامیل ہونا ہوتا ہے، تاکہ آپ کو کارروائی سے باخبر رکھ سیں، دوسری یہ کہ یہاں کے علاقے دور دراز ہیں، سکران جانے کے لئے، بجائے اس کے کہ وہاں جانے کے لئے ہم کراچی جائیں، پھر ایک یا دو دن تربت میں گزاریں، اور پھر گوادر اور پسی سے ہوتے ہوئے سکران پہنچیں تو اس میں ایک ہفتہ گزر جائے گا، پھر کامنز خراسان کتنی دور ہے وہاں جانے کے لئے بھی ہوائی بھساز صدری ہے۔ باقی انہوں نے اپنی Constituency کے بارے میں کہا ہے کہ وہاں کالج کیوں بنایا جائیں ہے، تو میں یہ صدر کہوں گا کہ چون کے کالج کے متعلق ان کے والد محترم صد خان شہید کا مطالبہ تھا کہ وہاں پر کالج قائم کیا جائے،

## مسٹر محمود خان اچکزی

دہ بھی غلط فیصلہ کر سکتے ہیں۔

### درزی خزانہ

کم از کم میں ان کے متعلق یہ گستاخی نہیں کر سکتا، میرے دل میں ان کے لئے بہت احترام ہے، اور درزی اعظم بھٹو صاحب بھی ان کا احترام کرتے تھے، ان کے مطالبہ پر چون میں کالج بنایا گیا ہے دہ کہتے ہیں کہ ایک ہائی اسکول ہے، اس کے لئے تو یقیناً ہائی اسکول کے ساتھ کالج بھی ہوں گے، جب اسکول زیادہ ہوں گے تو وہ طلباء بھی زیادہ پیدا کریں گے،

میں ان کی اس بات سے آتفاق کرتا ہوں کہ آئینہ نے  
کام لئے نہ کھولے جائیں مگر جن ہائی اسکولوں اور کالجوں کے کھولنے کے  
احکامات جاری ہو چکے ہیں انہیں صدر کھولا جائے، اس لئے میرے  
دوست لوگوں کو تعلیم سے محروم نہ کریں، میرے دوست ڈرتے ہیں  
کہ اس طرح تعلیم آجائے سے لوگ ان کے مقابلے پر آ جائیں گے  
تو میں کہتا ہوں کہ میرے دوست نہ ڈریں، آپ کے مقابلے پر کوئی  
بھی نہیں آئے گا، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر آپ صحیح کام کریں  
گے تو لوگ آپ کے ساتھ تعاون کریں گے۔

اس ایوان میں کرپشن کے خلاف کافی کہا گی ہے تو اس  
سلسلہ میں احکامات جاری ہوئے ہیں، اور ایکشن لیا جا رہا ہے،  
مشڑاوز پھٹان ایکسین جس نے تین مہینوں میں چولاکہ روپے کی رقم خرچ  
کی ہے، جب کہ اس کی <sup>Provision</sup> نہیں تھی، اس نے عدالت سے  
حکم اتنا گی لے لیا ہے، اور جب یہ حکم ختم ہو جائے گا، تو اس کے خلاف  
کارروائی کی جائے گی،

اسی طرح سردار ملی بلوچ کے خلاف ایکشن لیا جا رہا ہے،  
اس کو معطل کیا گیا ہے، میں زیادہ تفصیل میں نہیں جاؤں گا، اس سلسلہ  
میں آپ سوالات بھی کرتے ہیں، اور آپ کو جواب میں بتایا جانا ہے، اور  
آپ نے فرمایا ہے کہ ساری کابینت میں صرف ایک پنجابی وزیر ہے جو  
صحیح کام کر رہا ہے، تو کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ بلوچستان میں سارے وزیر  
پنجابی رکھے جائیں، میں سمجھتا ہوں اس طرح آپ ملک کے لوگوں میں،  
کابینت میں تفرقہ ڈال رہے ہیں، یہ باتیں آپ کے لئے مناسب نہیں ہیں،  
بلکہ آپ کو چاہئے کہ آپ کہیں کہ یہ وزیر بھی پنجابی نہیں ہیں، کیونکہ ان  
کی رہائش یہاں ہے، ان کا دوست یہاں ہے اور وہ بھی بلوچستانی ہیں،

اس لئے بیانات صحیح نہیں ہے اور غیر پاریمانی ہے۔  
۲۰۶۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں، اس بیانہ اور مہر گڑھ کے متعلق  
جو کچھ کہا گیا ہے ذہن میں شہین ہے۔ میں پوچھتا ہوں کیا گھستان میں کچھ نہیں ہوا  
ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ جتنا ترقیاتی کام گھستان میں ہوا ہے، اور  
کسی جگہ نہیں ہوا، اور یہ سب کچھ بجٹ کے دران آپ کو گن کر دوں گا  
اس کے علاوہ جی آپ حکم کریں تو ہم اور کام کرنے کے لئے بھی تیار ہیں۔

جناب والا! میں اپنے دوسرے نمبر صاحبان کا بھی شکر گزار ہوں  
کرتے ہوئے، ہماری کچھ رانگائی بھی کی ہے اور ہوائی چہاز وغیرہ کے بارے میں  
بھی ہمیں بتایا ہے، جہاں تک چادل کی فصل کے متعلق ذہن فرماتے ہیں، کہ  
مالیہ معاف کیا جائے، تو ہر زمیندار یہی کہتا ہے کہ مالیہ معاف  
کیا جائے، کیونکہ فضل ایسی نہیں ہوئی ہے، لیکن میں یہ ہوں گا کہ چادل کی  
فضل کو اتنا لفظان نہیں پہنچا ہے کہ جس کی وجہ سے مالیہ معاف کیا جائے،  
اور پھر ایک ہما تو صلح ہے جو مالیہ ادا کرنا ہے، اگر اس کو بھی معاف کر دیا جائے  
تو مالیہ کہاں سے ملے گا۔

شاہیانی صاحب نے نئے ضلع کو خوش آمدید کہا ہے،  
تو واقعی یہ ہسترن قدم ہے جو حکومت نے اس سلسلے میں اٹھایا ہے،  
اس کے بعد بھی جہاں جہاں عوام کی فلاخ و ہمہود کے لئے انتظامیہ ہیں۔  
روز دن بدل کی ضرورت محسوس ہو گی، ہماری حکومت دقت فوقتاً اس  
کو کرتی جائے گی۔

باقی بلڈوزروں کا مسئلہ ہے تو اس پر کسی نئکتہ چیز نہیں  
کی ہے، کیونکہ بلڈوزروں کی صوبے میں شدید ضرورت ہے، اور یہ اس  
صوبے کی زراعت کو ترقی دینے کے لئے بہت اہم ہیں، اور اللہ تعالیٰ

جب ہمارے اقتصاد کی حالات بہتر ہوں گے تو ہم اور بلدوزر آپ  
کی خدمت کے لئے لایاں گے۔

میں سمجھتا ہوں کہ مجموعی طور پر اس بحث کی حمایت کی گئی ہے  
چند ایسی چیزیں ہیں جن کے متعلق کچھ کہا گیا ہے، مثلاً یہ لفظ دینے کا مسئلہ  
ہے، تو جہاں جہاں وزیر اعلیٰ نے کہا ہے امداد دی گئی ہے، مثلاً مطلع  
مکران کو ایک لاکھ پھٹر ہزار روپے کی امداد دی گئی ہے، اور دوسری  
جھگوں پر بھی امداد دی گئی ہے، اور اگر ہم سالار و پیشہ امداد پر ہی خرچ  
کر دیں تو پھر ترقیاتی کام کیسے مکمل ہوں گے، لیکن میں یقین دلاتا ہوں کہ  
جہاں جہاں امداد کی ضرورت ہوگی، وہاں حکومت امداد دینے سے کبھی  
انکار نہیں کرے گی، اور ہمارے دوست صابر صاحب فرماتے ہیں کہ میں  
اس بحث کی تائید نہیں کرتا ہوں،

## میر صابر علی بلوچ:-

میں نے تو ایسا کچھ نہیں  
کہا ہے۔

## وزیر خزانہ:-

اگر نہیں کہا ہے تو میں اپنے الفاظ والپس  
لیتا ہوں۔

## میر صابر علی بلوچ:-

میں اس کی دفاعت کرتا چاہتا  
ہوں کہ میں نے یہ نہیں کہا کہ میں اس بحث کی تائید نہیں کرتا ہوں،

میں اس کی قوپڑ زور تائید کرتا ہوں۔ لیکن اس کی جو خامیاں ہیں میں وہ صریح بتاؤں گا۔  
اور دبھی میں نے ابھی بتائی تھیں۔

## ڈیکھنے والے

دہ بکھتے ہیں کہ نکتہ پیچنی کی ہے، تو ٹھیک ہے، اس  
کے علاوہ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ صفائی بجٹ کو ممبروں کو نہیں دکھایا گی  
اس نے یہ منشور کے مطابق نہیں ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ پیپلز پارٹی  
کے منشور کے مطابق ہے، کیونکہ یہ پیسہ مفاد عامہ کے لئے خرچ  
کیا گیا ہے۔ اور آپ کے منشور میں بھی ہری ہے، کہ مفاد عامہ کے لئے کام  
کیا جائے۔ اور اسی پر روپیہ خرچ کیا جائے۔ پھر بھی میں سمجھتا ہوں کہ  
انہوں نے اس صفائی بجٹ کی تائید کی ہے، اور اس کے پاس  
کرنے میں دوٹ دیں گے۔ اور جہاں تک میرا خیال ہے، صفائی بجٹ  
پر گفتگو کی گئی تھی۔ خیرالسان کی یادداشت بھی کبھی کبھی دھوکا دے  
جاتی ہے۔

باقی ہمارے چند ممبر صاحبان نے بجٹ کی تائید کرتے  
ہوئے بلوچستان ہاؤس اور اس کی ٹیوٹا کار کے متعلق بھی کچھ فرمایا  
ہے تو میں عرض کروں گا کہ بلوچستان ہاؤس خریدا گیا ہے، لیکن  
ابھی دہ ٹورسٹ کے لئے استعمال ہو رہا ہے۔ اور اگر وہ ہمیں نہیں  
دیتے تو ہم ہری کہیں گے کہ اسے تم خرید لو اور ہم بلوچستان ہاؤس  
کہیں اور خرید لیں گے۔ تو ان کے ساتھ بات پھیت ہو رہی ہے۔  
اور یہ بہت صریح ہے کہ دہاں بلوچستان ہاؤس ہو، اور یہ آپ  
سب کے لئے ہی ہو گا۔  
کوئی اور ایکسپلوریشن کے لئے بھی کچھ رقم رکھی گئی ہے تو یہ

بھی بہت ضروری ہے، اگر ہم معدنیات کو ترقی نہیں دیں گے تو ہمارا صوبہ  
یکسے پل سکے گا؟ اس وقت بھی آپ دیکھیں کہ سوئی گیس سے ہمارے  
صوبے کو کتنا آمد فی ہو رہی ہے۔ تو اگر کوئی اور تیل جیسی چیزیں کو ہم  
ترقی دیں تو ہماری آمد فی اور بڑھ جائے گی۔ اور ہم اس صوبے  
کو گلستان بنانے کے لئے دیں گے۔

(ہنسی اور تحقیق)

باقی ٹرینکرز ہیں، تو آٹھ لاکھ ہپاں ہزار روپے کے ٹرینکرز  
مریع علاقے کے لئے مخصوص کرنے گئے ہیں، یہ وہ علاقے ہے کہ بوجبالکل پس  
خاندہ تھا۔ جس علاقے کے لوگوں کے ساتھ کسی حکومت نے کوئی تعلق  
نہیں رکھا تھا۔ اور کسی حکومت کا ان کے ساتھ کوئی طالب نہیں تھا، تو  
یہ ٹرینکرز اس ہی علاقے کے لئے خریدے گئے ہیں، تاکہ اس  
سہولت سے جو انہیں خرد م رکھا گیا تھا وہ سہولت انہیں مہیا کی جائے  
تو ٹرینکرز اور پریزہ جات کی نیت تین لاکھ ستر ہزار روپے سے، جبکہ  
چار لاکھ اسی ہزار روپے ڈرائیور اور لیفٹر کی تنخواہ کے لئے رکھے گئے ہیں،  
لیفٹر دیکھ بھال کے لئے ہوتا ہے، یہ تو اس علاقے کو ترقی دینے  
کے لئے خریدے گئے ہیں، جس کے لوگ خود اپنے ٹرینکرز نہیں  
خرید سکتے۔

پولٹری فارم پر بھی نکتہ چینی کی گئی ہے، کہ پولٹری فارم کو  
پہلے دو ہزار روپے ملتے تھے، اب پانچ ہزار کر دیئے ہیں، اب پانچ  
ہزار سے دس ہزار کر دیئے گئے ہیں تو میں آپ کے تو سلطے سے  
اس ہاؤس کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے  
ملک کی خواراک میں پر دین کی بہت کمی ہے، اور یہ سائیٹ فک اصول  
ہے کہ جس قوم کو خواراک میں صیحہ معنوں میں پر دین ہیں ملے گا

اس قوم کی دماغی لشود تھا بھی صحیح معنوں میں نہیں ہو سکے گی، تو چونکہ پاکستان میں بھی خوراک میں پر وطنیں کی بہت کمی ہے، اس لئے بہت ضروری ہے کہ ہم زیادہ تعداد میں لوگوں کو انڈے اور مرغی کا گوشت فراہم کریں۔ نئے سائٹفک دور میں امریکہ میں مرغی کا گوشت سب سے سستا ہے اس سے مہنگا مٹن ہوتا ہے، اور پھر بیف ہوتا ہے، تو ہمارے ہاں بھی ضروری ہے کہ ہم اس نئے سائٹفک دور میں لوگوں کو مرغی کا گوشت ہمیا کریں اور سستے داموں میں انڈے بھی ہمیا کریں تاکہ ہمارے ہاں لوگوں میں پر وطنیں کی جو کمی ہے وہ دور ہو جائے، اور اس عواید دور میں آج کل اللہ کے فضل و کرم سے لوگ کافی خوش حال ہو گئے ہیں، اور آب ان کے پاس پہنچ ہونے کی وجہ سے خریدنے کی طاقت بھی ہے، تو اگر ہم ان کو چیزوں میں ہمیا نہیں کریں گے تو یقیناً دہ مارکیٹ سے خریدیں گے اور مارکیٹ میں مانگ ہونے کے سبب ان چیزوں کی قیمتیں بڑھ جائیں گے، تو ہم نے اسی کے لئے یہ رقم رکھی ہے، کہ ہم لوگوں کو سستے داموں یہ چیزوں ہمیا کر سکیں اور میں سمجھتا ہوں کہ آج کل یہ بہت ضروری چیز ہے اور عواید چیز ہے اس لئے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس مطالبے کی تائید کریں،

میرے ایک دوست نے فرمایا تھا کہ مطلع ثوب اور لورالائی میں کوئی نام نہیں ہوا ہے تو میں چلنے سے کہتا ہوں کہ کہ جتنا کام ثوب اور لورالائی کے ضلعوں میں ہوا ہے کسی اور ضلع میں نہیں ہوا ہے، وہاں روڈوں پر بھی کام ہو رہا ہے مثلاً ثوب، کوئٹہ، فورٹ سٹڈیم روڈ، در مسلم باغ، فورٹ سٹڈیم روڈ پر کام ہو رہا ہے اور جلد ہی مکمل ہو جائے گا، اور لورالائی، ڈیرہ غازی، ان روڈ

جسہ بھی کام ہو رہا ہے اور وہ بھی جلد مکمل ہو جائے گا، تو کام ہو رہا ہے لیکن ترقیاتی کاموں میں کچھ دقت لکھنا ہے۔

ایک ممبر صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے کہ نزدیکی وجہ سے شرودب میں باغات کو نقسان پہنچا ہے، لیکن دہاں کے لوگوں کو کوئی مدد نہیں دی گئی تو میں کہتا ہوں کہ دہاں اتنا نقسان نہیں ہوا ہو گا کہ جس کے لئے مدد کی ضرورت پڑے اسی لئے ان کو مدد نہیں دی گئی ہوگی، درستہ میری نظر میں کوئی ایسا واقعہ نہیں ہے کہ نقسان ہوا ہوا اور مدد نہ ملی ہو۔

بچے افسوس کے ساتھ کہتا پڑتا ہے کہ بھی بھی ہمارے وزیر ٹھوڑے ہو کر اپنے ہی عکھ کے بارے میں سمجھتے ہیں کہ میں اس کا مخالف ہوں۔ تو اپنیں ایسا نہیں کہنا چاہیے، ہم سب کو تو گورنمنٹ کی پالیسی اور بحث کی ملکی حیثیت کرنی چاہیے تو اگر کسی نے ایسا کہا ہے تو وہ تاسیعی کی بناء پر کہا ہو گا، کیونکہ یہ نئی اسیلی ہے۔ نئی رداشت بن رہی ہیں، بھیسے بھیسے تجربہ ہوتا جائے گا بچے یقین ہے، میرے درستہ ایسی بائیں نہیں کریں گے، انہر میں میں اس پاؤس سے درخواست کروں گا کہ اس بوف کو منتظر کریں یہ ایک صفحی بحث ہے، یہ عوام کی بہسید کے لئے ضروری ہے، اور اگر یہ ضروری نہ ہوتا تو یہ صفحی بحث پیش نہ ہوتا، ہم نے اس بحث میں اتنے پیسے اس لئے رکھے ہیں کہ ترقیاتی کام ہو سکیں، اور اس صوبے میں ترقیاتی کام ہوتے رہیں،

(تالیف)

## سردی اسپیکر

اجلاس کی کارروائی کل صبح دس بجے  
بنک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اجلاس کی کارروائی ۱۲ بجے کر بیس منٹ  
پر سہ شنبہ سارِ جون ۱۹۷۵ء تک کے لئے  
ملتوی ہو گئی)